نمبر ۱۲	مورخہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء	یوم شنبہ	مطابق ۲۹ صفر سنہ ۱۳۴۹ ہجری	جلد ۱۸

حضرت خلیفۃ المسیح شملہ میں

شملہ ۲۳- جولائی- کل سوا نبجے حضرت اقدس کو نواب سر ذوالفقار علی خان صاحب نے سیسل ہوٹل میں لنچ پر مدعو کیا۔ حضور وہاں تشریف لے گئے۔ اور دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ اس کے بعد خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب سے ملاقات ہوئی۔ پھر حضور پنجاب کونسل کے اجلاس میں تشریف لے گئے۔ چودھری ظفر اللہ خان صاحب اور پیر اکبر علی صاحب اپنی سیٹوں سے اٹھ کر حضور کو ممبران وزیٹروں کی گیلری میں ملنے کے لئے آئے عصر کی نماز حضور نے مسجد احمدیہ شملہ میں پڑھی۔ اور پھر واپس تشریف لے آئے۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

نائیجیریا افریقہ کے ایک ملکی مبلغ کی تبلیغی رپورٹ

امام شمس الدین صاحب نے جو کانو۔ نائیجیریا مشن کے انچارج ہیں۔ اور خاص اسی ملک کے باشندہ ہیں۔ اپنے ڈیڑھ سالہ کام کی رپورٹ ارسال کی ہے۔ جس کا ترجمہ احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ امام صاحب کو صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ اور بیش از بیش خدمات دین ادا کرنے کی توفیق بخشے ؛

پُر زور درخواست

کانو میں سالہا سال سے مادیات کی آندھیاں اور طوفان حملہ آور ہیں۔ اور لوگوں کو روحانیت کی طرف لانے کے لئے زبردست جدوجہد اور سرگرمی کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے پُر زور درخواست کرتا ہوں۔ کہ حضور اس اہم معاملہ کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور اس مقابلہ میں جو کانو کے چند ایک احمدیوں کو پیش ہے۔ ان کی مدد فرمائیں ؛

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت

میں ۳۰ ستمبر ۱۹۲۹ء کو کانو جا پہونچا۔ اور وہاں ساڑھے تین ماہ قیام کر کے اپنی جماعت میں تقوےٰ کی رُوح پیدا کرنے کی جدوجہد کرتا رہا۔ اس کے بعد میں کانو گیا۔ وہاں کی جماعت کے سب دوست بخیریت تھے۔ لیکن ان کی روحانی اور انتظامی حالت بہت کمزور اور ڈھیلی سی ہے۔ اور ان کی درستی اور اصلاح کے لئے بہت سی کوشش کی ضرورت ہے جس پر کچھ وقت صرف ہوگا ؛

مرمت مسجد کی ضرورت

مسجد کی مرمت کا سوال فوری توجہ کا محتاج ہے۔ جس کے لئے دوبارہ ایک اگیزیکٹو کمیٹی بنائی گئی ہے۔ تا موسم برسات سے قبل اس کا انتظام کرے ۞

اجرائے سکول

اس کے بعد ہمارا ارادہ اپنا سکول جاری کرنے کا ہے تا خواہشمند ان شیریں ثمرات سے لطف اندوز ہو سکیں۔ جن کا بیج موجودہ زمانہ کے مصلح اعظم نے جو ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوا۔ بویا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ ہمیں اس ارادہ کو تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

لوکوجا کے مسلمانوں کی حالت

اگبوگو میں سولہ ماہ قیام کرنے کے بعد میں ۳۰ ستمبر ۱۹۲۹ء کو لوکوجا آیا۔ اس لمبے عرصہ کو دیکھتے ہوئے جو عیسائی مشن کو یہاں قائم ہوئے گذرا ہے۔ خیال ہوتا ہے۔ کہ لوکوجا میں ایک مبلغ کے لئے کامیابی بہت مشکل امر ہے۔ یہاں کے باشندے بجائے ایک دوسرے کی مدد کرنے کے شرارت میں بہت دلیر ہیں۔ اور اپنے بھائیوں کو ذرا ذرا سی بات پر حکام کے حوالے کر دیتے ہیں۔ یہاں کے نام نہاد مسلمان اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھ کر بجائے اس پر چشم پوشی کرنے۔ قرآنی تعلیم پر عمل کرنے اور صلح و آشتی سے کام لینے کے فوراً لڑائی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ یہ بد عادات ان لوگوں کے دلوں میں گھر کر چکی ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی خاص مہربانی کے بغیر ان سے رہائی ممکن نہیں ۞

احمدیوں کا استقلال

ہمارے احمدی بھائی اگرچہ قلیل تعداد میں ہیں۔ لیکن اپنے عقائد پر پختگی سے قائم ہیں۔ اگرچہ متعصب مسلمانوں نے مقامی حکام کے ذریعہ انہیں طرح طرح کی تکالیف پہنچائیں۔ لیکن انہوں نے نہایت استقلال سے ان سب تکالیف کو برداشت کیا۔ سٹیشن مجسٹریٹ نے ہمیں ایک قطعہ زمین دیدیا تھا۔ لیکن ریذیڈنٹ نے وہ واپس لے لیا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ وہ خود کوئی اور ٹکڑا زمین دے گا۔ لیکن الحمد للہ کہ ہم ایک انگریز سے ایک دوکان خریدنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور اسے مسجد میں تبدیل کر لیا۔ عام لوگ کہتے تھے۔ کہ احمدیوں کو مسجد بنانے کے لئے ایک چپہ بھر زمین بھی نہیں لینے دینگے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے کام عجیب و غریب ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی ہماری مخالفت میں آواز بلند کرنے کی توفیق نہ ہوئی۔ حتیٰ کہ ہم اس دوکان کی باقاعدہ رجسٹری کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ میں اس کام کے لئے وہاں قریباً اڑھائی ماہ ٹھیرا رہا۔ پریذیڈنٹ مسٹر بی۔ او۔ بارا کوئی الفا بشر و امام اور مسٹر وائی۔ او۔ ویدی سکرٹری اور بعض دوسرے معتدر احباب نے قابل قدر مالی امداد دی۔ خصوصاً ہمارے پریذیڈنٹ صاحب نے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ۞

اینگلو عربک سکول

ایک اینگلو عربک سکول قائم کیا گیا ہے۔ اگرچہ بوجہ فنڈ کی کمزوری کے اس میں انگریزی کی تعلیم کا باقاعدہ انتظام نہیں کیا گیا۔ بچوں کو یسرنا القرآن پڑھتے دیکھکر اہل شہر ہنستے تھے لیکن اب یہ دیکھنے کے بعد کہ بچے تعلیم میں ترقی کر رہے ہیں۔ وہ خود بھی پڑھنے کی درخواست کرتے ہیں۔ ہم ان کی خواہش کو پورا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ فی الحال ہمارے پاس یسرنا القرآن کی کافی جلدیں نہیں ہیں۔ تین ماہ کے عرصہ میں میں نے ایک طالب علم کو تمام قاعدہ پڑھا دیا۔ اور اب وہ الفا بشر و اور ان کے معاون الفا الحسینی کی نگرانی میں دوسرے لڑکوں کو تعلیم دیتا ہے ۞

احمدیوں کی مالی قربانی

اگرچہ یہاں کے احمدیوں کی مالی حالت اچھی نہیں۔ لیکن ان کے پاس جو کچھ بھی ہے۔ وہ اسے نہایت فراخ دلی سے خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ جماعت ہمیشہ میرا آدھا سفر خرچ خود برداشت کرتی رہی ہے۔ اور دوران قیام میں بھی اس نے مجھے قابل قدر امداد دی۔ اور میں اس کے لئے اس کا بے حد ممنون ہوں۔ اگرچہ ان میں سے اکثر بیکار ہیں۔ مگر وہ اپنے وقار کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ جماعت مجھے ساحل سمندر تک چھوڑنے کے لئے آئی۔ مردوں، عورتوں اور بچوں کا ایک انبوہ کثیر تھا جب میں جہاز پر سوار ہو گیا۔ تو ساحل سمندر السلام علیکم کے نعروں سے گونج رہا تھا۔ اور جب جہاز روانہ ہوا تو بچوں نے ایک گیت گایا جس میں میرے بخیریت کانو پہنچنے کی دعا تھی۔ میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ لوکوجا کے احمدیوں پر وہ اپنی خاص الخاص برکات نازل فرمائے۔ اور حضرت احمد علیہ السلام کا جھنڈا جو وہاں گاڑا جا چکا ہے۔ پوری طرح کامیاب ہو ۞

اگبوگو۔ اشاکا۔ کوالی ڈسٹرکٹ

یہاں جو مٹھی بھر احمدیہ جماعت ہے۔ وہ اپنے ایمان پر پوری طرح قائم ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو ہر قسم کے شرور اور بد اثرات سے محفوظ رکھے۔ سکول کے طلباء کی حالت بہت امید افزا ہے اور تعداد تسلی بخش ہے۔ سکول فیس اگرچہ کم ہے۔ مگر اتنی تھوڑی نہیں۔ اس سے سکول کے اخراجات اور استاد کی تنخواہ بخوبی چل سکتی ہے۔ ایک اسسٹنٹ ٹیچر کی ضرورت سختی سے محسوس کی جا رہی ہے۔ اور انشاء اللہ امسال ہم اس کا بندوبست ضرور کریں گے اور پبلک سے بھی امداد کی اپیل کرنے کا ارادہ ہے۔ تیسرے سال کی رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر کوالی کی وساطت سے محکمہ تعلیم کو بھیجی جا سکتی ہے۔ لڑکے سمجھ دار ہیں۔ اور لڑکیاں بھی ذہین ہیں ۞

درس قرآن

رات کے وقت درس قرآن کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ جس میں ہر ایک کو آنے اور سوالات کرنے کی اجازت ہے۔ اور اس طرح انشاء اللہ العزیز ان لوگوں میں سے نئے احمدی ہونے کی زبردست توقع ہے۔ یہاں کے لوگوں کو اسلام کے قریب کرنے میں یہ تحریک بہت ممد اور مفید ثابت ہو رہی ہے۔ پہلے پہل تو انہوں نے یسرنا القرآن بھی پڑھنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن ہم انہیں آہستہ آہستہ سمجھاتے رہے۔ اور اب یہ حالت ہے۔ کہ وہ خود شوق سے قرآن کریم اور عربی لٹریچر پڑھتے ہیں۔ پہلے تو والدین اپنے بچوں کو ہمارے سکول میں بھیجنے سے انکار کر دیا کرتے تھے۔ لیکن میں نے بچوں کو ٹی پارٹیوں پر بلا کر ان سے دوستانہ تعلقات پیدا کر لئے۔ اور ان کے والدین کے خیال کی نامعقولیت کو ان کے سامنے پیش کرنا شروع کیا۔ اب وہ خود بخود سکول میں آتے ہیں۔ اور والدین سے زبردستی سکول کی فیس وغیرہ لے آتے ہیں۔ گویا اب والدین اپنے بچوں کو ہمارے سکول میں بھیجنے پر مجبور ہیں۔ اور میں انہیں یسرنا القرآن اور دیگر عربی کتابیں مفت مہیا کر دیتا ہوں۔ وہ صرف انگریزی کتب اپنے پاس سے خریدتے ہیں ۞

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میں آج کل بہت مصیبتوں میں مبتلا ہوں۔ دشمن تکلیفیں پہنچانے کے لئے تمام طاقتیں صرف کر رہے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار غلام محمد ذرگر لدھیانوی

۲۔ خاکسار کے لئے ایک لمبے عرصہ کے بعد سلسلہ ملازمت میں ایک عمدہ موقعہ نکلا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور بزرگان سلسلہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد فضل عفی عنہ چنگا بنگیال

۳۔ بزرگان دین دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مجھے نوکری پر بحال کرے۔ میری اپیل شملہ میں ڈائرکٹر جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلیگرافس کے پیش ہے۔ خاکسار شیخ عبد المجید انجمن احمدیہ کراچی ۞

۴۔ احباب عاجز کے حق میں دعا فرمائیں۔ کہ مولیٰ پاک مجھے اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ اور روحانی ترقیات نصیب ہوں۔ عاجز عبد الغفور خان

۵۔ مجھے بعض مالی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ دور کرے۔ ماسٹر عبد الرحمٰن نو مسلم قادیان

اعلان نکاح

میری لڑکی عائشہ بی بی کا نکاح میرے بھتیجے میاں عبد الرحیم صاحب سے پانچسو روپیہ مہر پر ہوا۔ ۵ جولائی کو رخصتانہ تھا حضرت خلیفۃ المسیح چونکہ شملہ تشریف لے جا رہے تھے۔ اس لئے میری درخواست پر یکم جولائی کو مع اہل بیت میرے غریب خانہ پر [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

74

نمبر ۱۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

جماعت احمدیہ کا نقطۂ سیاست کانگریس سے بلند تر ہے

جماعت احمدیہ کے مخالفین کا رویہ

جس طرح ہمیشہ سے انبیاء اور ان کی قائم کردہ جماعتوں کے مخالفین اعتراضات کرتے وقت ایک ہی سانس میں متضاد اور متخالف باتیں پیش کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے متعلق معاندین اس زمانہ میں کر رہے ہیں۔ اس وقت جبکہ ملک میں سیاسیات کا زور ہے۔ اور بڑے بڑے جبہ پوشوں اور مذہبی رہنماؤں نے ہمارے خلاف مذہبی لحاظ سے اپنے اعتراضات کو فرسودہ اور بے اثر پا کر سیاسی رنگ میں عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکانے اور اشتعال دلانے کا مشغلہ اختیار کر رکھا ہے۔ ان کی یہی حالت ہے۔ ایک طرف تو کہا جاتا ہے۔ کہ احمدی انگریزی حکومت کے جاسوس ہیں۔ ہندوستان کی آزادی کے مخالف ہیں۔ ہمیشہ انگریزوں کی غلامی میں رہنا اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف بیان کیا جاتا ہے۔ کہ احمدیوں کا "نقطۂ سیاست" "احمدی حکومت" قائم کرنا ہے۔ اب اگر یہ درست ہو سکتا ہے کہ "قادیانی جماعت انگریزی حکومت کی غلام ہے"۔ اور اس غلامی میں نہ صرف خود رہنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس میں مبتلا رکھنا چاہتی ہے۔ تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ "خالص ٹھیٹھ احمدی حکومت" قائم کرنے کا اسے کبھی خیال بھی پیدا ہو سکے۔ لیکن اگر یہ صحیح ہے۔ کہ "قادیانی نقطۂ سیاست یہ ہے کہ خاص قادیانیوں کی حکومت ہو"۔ تو پھر اس کا کیا مطلب۔ کہ قادیانی جماعت انگریزی حکومت کی غلام ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے غلام رہنے کے لئے پیدا ہوئی ہے۔

دراصل بات یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے جو سلسلے قائم ہوتے ہیں۔ ان کی مخالفت کرنے والوں کی عقلیں ماری جاتی ہیں۔ اور انہیں متضاد باتیں کہتے ہوئے قطعاً یہ احساس نہیں ہوتا۔ کہ وہ اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحقیق

"اہلحدیث" (۱۱ جولائی) میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے "قادیانی سیاست" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں نہ صرف جماعت احمدیہ کو "حکومت کی غلام" قرار دینے کے متعلق دوسروں کی رائے پیش کی ہے۔ بلکہ خود بھی اس کی تائید کی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک خطبہ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے:-

"ہماری تحقیق یہ ہے۔ کہ قادیانی نقطۂ سیاست کانگرسی نقطۂ نگاہ سے بلند تر ہے۔ کیونکہ کانگریس جو مکمل آزادی بھی مانگتی ہے۔ تو تمام ہندی قوموں کی مانگتی ہے۔ لیکن قادیانی نقطۂ سیاست یہ ہے۔ کہ خاص قادیانیوں کی حکومت ہو"۔

کلمۂ حق

مولوی صاحب نے اپنی یہ "تحقیق" جس نیت سے پیش کی ہے۔ وہ تو سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ وہ اس ڈھنگ سے "ہندی قوموں" کے قلوب میں احمدیوں کی عداوت بڑھانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ کانگریس جو کامل آزادی مانگتی ہے۔ وہ ہندی قوموں کی نہیں۔ بلکہ صرف ہندوؤں کی ہے۔ چنانچہ کانگریس پر قابو یافتہ ہندوؤں کے رویہ سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہونچ چکی ہے۔ تاہم مولوی صاحب کے قلم سے یہ کلمۂ حق نکل ہی گیا۔ کہ "قادیانی نقطۂ سیاست کانگریسی نقطۂ نگاہ سے بلند تر ہے"۔

پھر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنی جماعت کے متعلق یہ الفاظ نقل کرتے ہوئے کہ "اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے۔ تمہارے راستہ سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہو سکتے"۔ لکھا ہے:-

"ناظرین مذہبی اختلافات سے قطع نظر غور فرمائیے۔ کہ قادیانی نقطۂ سیاست کتنا بلند ہے۔ کہ جب تک اپنی حکومت قائم نہ کر لو۔ دم نہ لو"۔

یہ اظہار حقیقت خواہ کسی ارادہ اور خیال سے کیا گیا ہے اس کے لئے ہم مولوی صاحب کے ممنون ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کا شکر کرتے ہیں۔ کہ اس نے ہمارے معاندین کو بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور کر دیا۔ کہ "قادیانی نقطۂ سیاست کانگریسی نقطۂ نگاہ سے بلند تر ہے"۔

جماعت احمدیہ کا بلند تر سیاسی نقطۂ نگاہ

ہندوستان میں اس وقت سیاسی لحاظ سے سب سے بلند نقطۂ نگاہ رکھنے والی کانگریس قرار دی جاتی ہے۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب کی "تحقیق" یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا نقطۂ سیاست اس سے بھی "بلند تر" ہے۔ یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ اور ایسا ہی ہونا ضروری بھی ہے۔ کیونکہ کانگریس کا اس سے بلند سیاسی نقطۂ نگاہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ وہ ہندوستان کی مکمل آزادی کی خواہاں ہو۔ اور یہ بھی اس کے لئے ناممکن ہے۔ کہ وہ "ہندی قوموں" کو اس وقت فراموش کر سکے۔ خواہ اس وقت جبکہ خدانخواستہ ہندوستان پر اس کا کامل آزادانہ تصرف ہو جائے۔ وہ ہندی قوموں سے "کیسا ہی سلوک کرے"۔

لیکن جماعت احمدیہ چونکہ خدا تعالےٰ کے فرستادہ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اور خود خدا نے اس کی کامیابی اور ساری دنیا میں پھیل جانے کے وعدے دے رکھے ہیں۔ اس لئے اس کا سیاسی نقطۂ نگاہ لازمی طور پر اس قدر بلند ہے۔ کہ کانگریس کے وہم میں بھی نہیں آسکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی جماعت احمدیہ کے سیاسی نقطۂ نگاہ کو کانگریس سے "بلند تر" تسلیم کر رہے ہیں۔

بلند تر نقطۂ نگاہ کی وجہ

وہ لوگ جو جماعت احمدیہ کو سیاسی لحاظ سے بالکل ادنےٰ خیالات کی جماعت کہتے۔ اور دوسروں کی غلامی میں قانع رہنے والی قرار دیتے ہیں۔ انہیں مولوی صاحب کے الفاظ بنظر غور ملاحظہ کرنے چاہئیں۔ اور سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ فی الواقعہ سیاسی لحاظ سے بھی ہندوستان کی سب سے بڑی سیاسی جمعیت سے بلند تر نقطۂ نگاہ رکھتی ہے۔ اور اس کا نقطۂ نگاہ اتنا بلند اور ایسا شاندار ہے۔ کہ سوائے خدا تعالےٰ کے فرستادہ کی جماعت کے ان حالات میں اور کسی کا نہیں ہو سکتا۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خواہ موجودہ حالات میں جماعت احمدیہ کتنی ہی قلیل اور کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہو۔ اس قدر بلند و بالا نقطۂ نگاہ بلا وجہ نہیں رکھتی۔ اور وہ خیال جو دوسروں کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ اس میں یونہی یقین کا درجہ نہیں رکھتی۔ بلکہ اس کے لئے نہایت موثق اور یقینی وجہ ہے۔ اور وہ یہ کہ جس انسان کو جماعت احمدیہ نے خدا تعالےٰ کا راستباز اور برگزیدہ پاکر تسلیم کیا۔ اس سے خدا تعالےٰ کے ایسے وعدے ہیں۔ جو ضرور پورے ہونگے۔ اس کی نصرتیں ضرور نازل ہونگی۔ اور جماعت احمدیہ دنیاوی لحاظ سے بھی معزز اور باوقار ہوگی۔ آج خواہ کوئی اس پر اعتبار کرے۔ یا نہ کرے۔ لیکن وہ وقت آئے گا۔ اور یقیناً آئے گا جب دنیا یہ سب کچھ دیکھیگی

اس وقت جو چیز دیکھی جا سکتی ہے۔ اور جو دیکھنی چاہیئے۔ وُہ نقطۂ نگاہ کی بلندی ہے۔ صاحبان البصیرت کے لئے اس میں بہت کچھ سامان تسلی موجود ہے۔

رہی یہ بات کہ ہم کانگریس سے بھی بلند تر سیاسی نقطۂ نگاہ رکھتے ہُوئے اس میں کامیاب ہونے کی کیا صورت سمجھتے ہیں۔ اس پر اگلے پرچہ میں روشنی ڈالی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ ؛

پرکاش کا اعتراض

پرکاش (۱۳۔ جولائی) لکھتا ہے:۔

"احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ پہلے الہام منسُوخ ہو گئے۔ اور اب رائج الوقت الہام قرآن ہے۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے۔ تو دو اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس صورت میں خدا کا علم انسان کے علم کی طرح ادھورا ہے جیسے جُوں جُوں اپنی خامیوں کا پتہ لگتا جاتا ہے۔ وُہ اپنے قانون میں ترمیم و تنسیخ پر مجبُور ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر وید منسوخ ہو کر زندا سکتی ہے اُس کی جگہ توریت لے سکتی ہے۔ توریت بائبل کے لئے جگہ خالی کرنے پر مجبور کی جا سکتی ہے۔ اور بائبل کی جگہ قرآن کا الہام لے لیتا ہے۔ تو پھر کیا گارنٹی ہے۔ کہ قرآن منسُوخ ہو کر خدا کا کوئی اور الہام نہ آئے گا"

یہ اعتراض نہایت قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اگرچہ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ پہلی کتب الٰہیہ منسُوخ ہو گئیں۔ مگر اس لئے نہیں کہ اس وقت خدا کا علم کامل نہ تھا۔ بلکہ اس لئے کہ چونکہ انسان اس وقت نہایت ابتدائی دور میں سے گذر رہے تھے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے ان کے لئے ان کی حالت کے مطابق تعلیم پیش کی۔ لیکن جب لوگوں کا ذہنی اور علمی ارتقاء ہو گیا۔ تو خدا تعالےٰ نے اسی کے لحاظ سے تعلیم نازل کی۔ اب چونکہ انسان اپنے کمال کو پہنچ گیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے انکی جملہ روحانی ضروریات کو قرآن کریم کے ذریعہ پُورا کر دیا ہے۔ اس لئے اس کی تنسیخ کا خیال بالکل باطل اور لایعنی ہے ؛

حکومت حجاز اور قربانی کے جانوروں کا خون

حال ہی میں عربی ممالک میں اس دلچسپ بحث کا آغاز ہوا ہے کہ موسم حج میں جو کئی لاکھ جانوروں کو قربان کیا جاتا ہے اور ان کے خون کی عفونت سے مختلف بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کیا ممکن نہیں۔ کہ سلطان ابن سعود اس سے کوئی خاص فائدہ حاصل کریں۔ اور بجائے اس کے کہ خون سڑ کر مختلف امراض کا باعث بنے۔ اُسے کسی بہتر مصرف میں لایا جائے۔ اگر اس پہلو پر توجہ کی جائے۔ تو خون سے بہت کچھ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے سامنے امریکہ کی مثال موجود ہے۔ وہاں ہزاروں لاکھوں حیوان روزانہ ذبح کئے جاتے ہیں۔ اُن کے خون کا ایک قطرہ بھی ضائع نہیں ہوتا۔ بلکہ تمام خون کو پیپوں میں بھر لیا جاتا۔ اور اسے زراعت کے کام میں لایا جاتا ہے۔ اس سے زمین کی قوت نشوونما میں حیرت انگیز انقلاب پیدا ہو جاتا ہے ؛

علاوہ ازیں کیمیاوی طور پر خون کے دو حصے کر لئے جاتے ہیں۔ ایک سُرخ جو خون کا خلاصہ ہوتا ہے۔ اُسے چمڑے کی رنگائی میں استعمال کرتے ہیں۔ اور دوسرے حصہ کو بعض ادویات میں برتتے ہیں۔ اور اس طرح امریکہ لاکھوں روپیہ کماتا ہے۔ اگر حکومت حجاز بھی یہ کام اپنے ہاتھ میں لے۔ اور خون سے اقتصادی فائدہ حاصل کرے۔ تو نہ صرف حکومت کو بلکہ مفلوک الحال آبادی کو بھی اس سے بہت کچھ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ملک کئی قسم کے امراض سے بھی بچ سکتا ہے ؛

کانگریس کے کرایہ دار مولوی

کانگریس والوں نے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے بعض مسلمانوں کو کرایہ پر لے رکھا ہے۔ اور انہیں بڑی بڑی تنخواہیں محض اس کام کے لئے دی جاتی ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کو ہر رنگ میں ورغلائیں۔ اگرچہ یہ کام کرنے والے سارے کے سارے لوگ قابل نفرت ہیں۔ لیکن جن علماء کہلانے والوں نے اپنا یہ پیشہ قرار دے رکھا ہے۔ اور قرآن کی آیات پڑھ پڑھ کر عوام کو کانگریس کی غلامی کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔ وُہ نہایت ہی قابل مذمت ہیں۔ اخبار الامان (۲۰۔ جولائی) لکھتا ہے:۔

کرناٹک کے مسلمانوں کے متعلق کانگریسیوں کو معلوم ہوا۔ کہ وہ کانگریس کے پروپیگنڈا سے متاثر نہیں ہوئے۔ تو اس کی اطلاع انہوں نے اپنے ہیڈ کوارٹرمیں بھیجی۔ اور درخواست کی کہ کسی مسلمان مولوی کو بھیجئے۔ جو وعظ کہنا جانتا ہو۔ اور جو قرآن کی آیتیں پڑھ پڑھ کر مسلمانوں کو کانگریسی تحریک کا والہ و شیدا بنا سکتا ہو۔ اس پر کرناٹک کانگریس کمیٹی نے وعدہ کیا۔ کہ ہم ایسے مسلمان واعظ کو اس کا مناسب معاوضہ دینگے۔ اور اس کے سفر خرچ وغیرہ کا تمام بار بھی خود برداشت کریں گے۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جو لوگ علماء کہلا کر کانگریس کی موجودہ تحریک میں مسلمانوں کو شریک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وُہ اسی قسم کے ہیں۔ مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے مطلع رہنا چاہیئے۔ اور ان کی کسی بات پر توجہ نہ کرنی چاہیئے ؛

امرتسر میں پولیس کی بے توجہی

اخبار پرتاپ (۲۳۔ جولائی) کا بیان ہے:۔ کہ

۲۰۔ جولائی امرتسر میں دو لیڈی والنٹیروں نے ایک مسلمان کو بدیشی کپڑوں کے ٹکڑے بیچتے ہُوئے پکڑا۔ پارچہ فروش نے جلیانوالہ باغ میں وار کونسل کے پاس جانے سے انکار کیا۔ اس کے کپڑوں کا بنڈل چھین کر ایک دوکاندار کے پاس رکھ دیا گیا پارچہ فروش نے پولیس سے شکایت کی۔ پولیس نے رپورٹ تو درج کر لی۔ لیکن یہ کہکر کہ یہ کوئی قابل گرفت جرم نہیں۔ کوئی کارروائی نہ کی۔ اور پارچہ فروش کو پولیس میں رپورٹ لکھوانے کے باوجود کچھ نہ ملا ؛

اگر یہ خبر صحیح ہے۔ جس کے درست ہونے میں اس لئے شُبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ کانگریس والوں نے شائع کرائی ہے تو حیرت ہے۔ کہ پولیس نے کیوں ایک ایسے شخص کی امداد نہ کی۔ جس کی نہ صرف از روئے قانون حاصل شُدہ آزادی میں کانگریس کی لیڈی والنٹیروں نے دست اندازی کی۔ بلکہ دن دہاڑے اس کا مال بھی چھین لیا۔ اگر پولیس اور کچھ نہ کر سکتی تھی۔ تو اس کا مال واپس دلانا تو اس کا فرض تھا۔ پولیس کی اسی قسم کی کمزوریوں کی وجہ سے ایک طرف تو کانگریسیوں کو ان لوگوں پر جبر و تشدد کرنے کی روز بروز زیادہ جرأت پیدا ہو رہی ہے۔ جو اس کی قانون شکنی کی تحریک میں شامل نہیں۔ اور دوسری طرف بیچارے مسلمانوں کو ناقابل برداشت نقصان پہنچ رہا ہے ؛

سیاسی قیدی عورتوں کی رہائی

قانون شکنی کی تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے عورتوں کی گرفتاری اور سزایابی کے خلاف سب سے اول حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے آواز اُٹھائی۔ اور ایک خاص چٹھی کے ذریعہ وائسرائے ہند کو ایسی خواتین اور خصوصاً مسز سروجنی نیڈو کی رہائی کے متعلق توجہ دلائی۔ اب شملہ کی ۱۸۔ جولائی کی ایک اطلاع سے معلوم ہُوا ہے۔ کہ کئی سرکردہ ہندوستانی لیڈروں نے جنہوں نے گذشتہ چند دنوں میں وائسرائے سے ملاقات کی۔ آپ پر اس بات کا زور دیا ہے۔ کہ تمام قیدی عورتوں کو غیر مشروط رہائی دی جائے۔ ملک کے مختلف حصوں سے بھی وائسرائے کی خدمت میں عرضداشتیں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں درخواست کی گئی ہے۔ کہ وائسرائے اپنے خاص اختیارات سے قیدی عورتوں کی رہائی کا حکم جاری کر دیں ؛

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وائسرائے شاید معافی دیدیں۔ وائسرائے ہند ایسا حکم جاری کر کے ملک کے بہت بڑے حصہ کو شکر گذاری کا موقعہ دیں گے ؛

ذکرِ الحبیبِ حبیب

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانۂ مُبارک کے حالات

جناب پیر سراج الحق صاحب سرساوی اُن خوش قسمت بزرگوں میں سے ہیں۔ جنہیں خدا تعالےٰ کے فضل اور اپنی خوش نصیبی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے فیض حاصل کرنے کا بہترین موقعہ نصیب ہوا۔ اور آپ کے سینہ میں اس مبارک زمانہ کے واقعات کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ قادیان میں ذکر حبیب کے ہفتہ واری جلسوں کا ذکر الفضل میں پڑھ کر آپ بے تاب ہو گئے۔ اور اس سلسلہ میں ایک پُر لطف مضمون لکھ کر ارسال فرمایا۔ جسے شکریہ کے ساتھ درج ذیل کرتے ہوئے اُمید کی جاتی ہے کہ جناب پیر صاحب آیندہ بھی اس سلسلہ کو جاری رکھینگے جناب موصوف بتقاضائے عمر بہت ضعیف ہو گئے ہیں۔ ناظرین اخبار سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب ان کی صحت و عافیت کے لئے اور مشکلات سے محفوظ رہنے کے متعلق دعا کریں: (ایڈیٹر)

الحمد للہ کئی ہفتہ سے ذکر حبیب پر جلسے دارالامان میں ہو رہے ہیں۔ تقریریں ہو رہی ہیں۔ سامعین لُطف اُٹھا رہے ہیں۔ گو میں اس وقت جسمانی طور سے دارالامان سے دُور ہوں۔ لیکن روحانی طور سے اسی بقعۂ نور میں ہوں۔ میرے دل میں بھی اک ولولہ اور طبیعت میں جوش پیدا ہوا۔ کہ مَیں بھی اپنے یاران طریقت کو ذکر حبیب سے کچھ سُنا کر ضیافتِ روحانی کروں۔

مجلس مسیح موعودؑ کا رنگ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس مبارک کا عجیب و غریب نرالا رنگ تھا۔ عموماً فجر کی نماز پڑھ کر آپ طلوع آفتاب تک مسجد مبارک میں تشریف رکھتے۔ آپ کے اصحاب آپ کے چہرۂ منوّر کی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھا کرتے۔ اور بعض نیچی نگاہ کئے آپ کی باتوں اور کلمات طیبات کو ہمہ تن گوش ہو کر سُنا کرتے۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کاغذ پنسل لئے تیار رہتے ادھر لفظ زبان مبارک سے نکلا۔ اس طرف فوراً ضبط تحریر میں آگیا۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی اپنے رویا وکشوف والہام بیان فرماتے اور دوسروں کے بھی رویا وکشوف اور الہام سُنتے۔ اور ان کی تعبیر بھی فرماتے کلام الٰہی کی اُس زمانہ میں بارش برستی تھی۔

آپ باتیں بھی کرتے۔ ہنستے بھی اور ہنساتے بھی۔ حاضرین کی باتیں بھی سُنتے۔ مگر دراصل نہ کچھ سُنتے نہ بات کرتے۔ چہرۂ خوشنما سے یُوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ اپنے محبوب کے لئے بیقرار ہیں۔

جب تک حاضرین اور خاکسار یہ محرر سطور ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام خدمت مبارک میں حاضر رہتا۔ دنیا و ما فیہا کا خیال دل میں قطعًا نہ آتا۔ یہ حالت ہوتی تھی۔ کہ خدا جانے ہم کیا ہیں۔ کون ہیں۔ زمین کے باشندے ہیں یا آسمان کے رہنے والے یہ محض باتیں نہیں۔ واللہ باللہ حقیقت الحال ہے۔

طریق تعلیم

ایک شخص نوجوان آیا۔ اور دو چار دن قادیان میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں رہا۔ اور بیعت بھی کی۔ اور چند روز تعلیم پائی۔ تعلیم میں یہ نہیں تھا۔ کہ صوفیوں فقیروں یا نقشبندیوں کی طرح توجہ دیتے ہوں۔ یا لطائف خمسہ وغیرہ کا نقشہ کسی کے دل یا سینہ پر جماتے ہوں صرف منہاج نبوت پر سنّت طریقہ پر دعائیں کرتے۔ اور دعا کرنے کی تلقین فرماتے اور تقویٰ کی طرف ہدایت کرتے۔ یا قرآن شریف کی آیت پڑھتے۔ یا حدیث بیان کرکے اس پر توجہ دلاتے آپ کا بیان عام ہوتا۔ کسی کو مخاطب نہیں فرماتے تھے۔ مگر بعض دفعہ ضرورت کے وقت۔ ایک روز اُس شخص نے گھر جانے کے لئے اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا۔ اور ٹھہرو وہ ٹھہر گیا۔ اور کچھ دنوں کے بعد پھر اجازت چاہی۔ اور عرض کیا کہ مَیں اپنے والدین اور برادری والوں کو یہ خوشخبری سناؤں آپ نے پھر فرمایا۔ ٹھہرو۔ وہ پھر ٹھہر گیا۔ شاید ایک ہفتہ یا کم و بیش۔ اُس نے پھر اجازت چاہی۔ اور عرض کیا کہ میرا دل تو نہیں چاہتا۔ کہ جاؤں۔ مگر یہ بھی دل برداشت نہیں کرتا۔ کہ جو نعمت مجھے ملی ہے۔ اُس سے والدین وغیرہ کو محروم رکھوں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دی۔ اور فرمایا۔ جہاں تک ممکن ہو۔ جلد آنا۔ وہ شخص گھر گیا۔ اور گنتی کے دنوں میں واپس آگیا۔ اس شخص کا گاؤں قادیان شریف سے تخمیناً بیس بائیس میل دور ہوگا۔ آتے ہی عرض کی۔ کہ حضرت میرے والدین نے مجھے سخت ملامت کی۔ کہ تو مرزائی ہو گیا۔ کافر ہو گیا۔ اور مجھے روٹی بھی کھانے کو نہیں دی۔ اور میرا حُقّہ پانی بند کر دیا۔ اور تمام برادری تک نے مجھ سے یہی سلوک کیا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ برادری اور والدین نے اگر حُقّہ بند کر دیا۔ تو اچھا ہوا۔ ایک فضول کام سے بچا لیا۔ اور پانی تو کوئی بند نہیں کر سکتا۔

مومن کے لئے ابتلاء

پھر فرمایا۔ یاد رکھو۔ جب تک انسان کو ابتلاء پر ابتلاء نہ آئیں۔ ایمان میں کامل نہیں ہوتا۔ دعاؤں میں اور استغفار کرنے میں لگ جانا چاہئے۔ اور پھر یہ آیت کریمہ آپ نے پڑھی اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاۡتِکُمۡ مَّثَلُ الَّذِیۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِکُمۡ ؕ مَسَّتۡہُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُوۡا حَتّٰی یَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ مَتٰی نَصۡرُ اللّٰہِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ ○ اور اِس آیت کے یہ معنے بیان کئے۔ کیا تم یہ یقین کر بیٹھے ہو۔ کہ بیٹھے بٹھائے آرام سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ یا صرف ایک کلمہ پڑھنے سے نجات یافتہ ہو جائیں گے۔ تا وقتیکہ تم پر پہلے لوگوں کی حالتیں تکلیفیں نہ آئیں۔ جنگ بھی ہو اور خطرناک ہو مصائب و شدائد کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں۔ بھوک۔ پیاس۔ اولاد وغیرہ کی ہوش نہ رہے۔ اور ہر طرف سے زلزلے قسم قسم کے آئیں۔ اور انسان سمجھ لے۔ کہ اب ہمارا کوئی ٹھکانا نہیں۔ کوئی بچاؤ کی صورت نہیں۔ اور چاروں طرف دُکھوں اور آفتوں کی آندھیاں آئیں۔ یہاں تک کہ وہ رسول بھی چیخ اُٹھے۔ کہ کب نصرت الٰہی آئے گی۔ جو ہماری دستگیری کرے۔ جب ایسی نازک حالت پہنچ جاتی ہے۔ تب خدا کی طرف سے آواز آتی ہے کہ گھبراؤ مت اب نصرت الٰہی کا وقت آگیا ہے۔ اور بہت قریب آگیا ہے۔ درحقیقت جب تک انسان پر ایسی حالت نہ گذرے۔ تب تک نہ دعا میں مزہ نہ عبادت میں لذت۔ اور نہ توجہ الی اللہ میں لُطف آتا ہے۔ انبیاء بھی چونکہ بشر ہی ہوتے ہیں۔ وہ بھی جلالی تجلّی سے گھبرا جاتے ہیں۔ مگر اُن کی دستگیری خود جناب الٰہی سے ہو جاتی ہے۔

یہ آیت شریفہ اسی موقعہ پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہیں پڑھی۔ بلکہ سینکڑوں دفعہ میں نے آپ کی زبانِ مبارک سے دوسرے موقعوں پر بھی سُنی:

صحبت کا اثر

اُس نوجوان پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کا اثر یہاں تک ہوُا۔ کہ وہ دعا و استغفار میں لگ گیا۔ دن کو بھی رات کو بھی جنگل میں نکل جاتا۔ اور روتا اور دعائیں کرتا۔ نہ کھانے کا ہوش نہ پینے کی پرواہ نہ کپڑے کی خواہش۔ حُقہ بہت پیتا تھا۔ یہ بھی خیال جاتا رہا۔ ہاں نماز با جماعت مسجد مبارک میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ پڑھتا۔ اور جب تک آپ مسجد میں تشریف رکھتے چپ چاپ بیٹھا رہتا۔ آنکھیں پُر آب متوالی دل میں آتشِ شوق۔

این آتش عشق است بسوزد ہمہ کس را

ایک روز جنگل میں سر بسجود دعاؤں میں لگا ہوُا تھا۔ آنکھوں سے آنسوں جاری تھے۔ کہ رحمت و فضل باری نے دستگیری کی۔ پنجابی زبان میں الہام ہوُا جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ خوش ہو تیرے لئے دو عیدیں آئیں۔ اصل الفاظ الہام کے مجھے یاد نہیں رہے۔ اس واقعہ کے دیکھنے والے جناب میر مہدی حسین صاحب ہیں۔ شاید انکو اصل الفاظ پنجابی یاد ہونگے

نصرت الٰہی

خدا کی قدرت ادھر اس صالح نوجوان کو الہام ہوتا ہے اُدھر اس کے والدین کے دل میں محبت کا جوش پیدا ہوتا ہے میاں بیوی صلاح کرتے ہیں۔ کہ ہمارا پیارا بیٹا نہ معلوم کہاں کہاں پریشان پھرتا ہوگا۔ چلو قادیان چلیں۔ اور اُسے لائیں۔ دنیا میں سینکڑوں مذہب ہزاروں فرقے ہیں ہندوؤں سے ملتے ہیں۔ عیسائیوں سے میل جول رکھتے ہیں۔ اس میں حرج کیا ہے۔ کہ ہمارا بیٹا قادیانی ہوگیا۔ اسلام کے اندر تو ہے۔ آخر وہ دونوں میاں بیوی قادیان آئے۔ اور نوجوان بیٹے کے متعلق دریافت کیا۔ کسی سے معلوم ہوُا۔ کہ وہ اس وقت کہیں یاد الٰہی میں ہوگا۔ وہ دونوں محبت کے جوش میں بیقرار اس کی تلاش کے لئے تیار ہوئے۔ کہ وہ آگیا۔ ماں باپ بیٹے سے مل کر خوش ہوئے۔ حضرت اقدس علیہ السلام سے ملاقات کی۔ اور ساتھ لے جانے کے لئے عرض کی۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دیدی۔ اور وہ اپنے گھر چلے گئے۔

وظائف و اوراد

اس زمانہ کے وظائف و اوراد و اشغال کا ذکر چل پڑا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ سب خدا کی راہ میں روک ہیں۔ اور قرآن شریف سے دُور کر دینے والی باتیں اور اُن لوگوں کی اختراع ہیں۔ جو خدا تعالےٰ سے دور و مہجور ہیں۔ قرآن شریف میں کیا نہیں۔ وظائف و اوراد و اشغال جو خدا سے نزدیک کرتے ہیں۔ وہ سب قرآن شریف میں موجود ہیں۔ چونکہ ان لوگوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا۔ اس واسطے انہیں طرح طرح کے بے بنیاد وظیفے خود بنانے پڑے۔ یہ سب سفلی باتیں ہیں۔ ایک دعا جو دن میں قریباً چالیس پینتالیس بار پڑھی جاتی ہے۔ جو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کیسی عظیم الشان اور اُتم الادعیہ و راس الادعیہ ہے۔ جس میں ترغیب اور ترہیب دونوں ہیں۔ اور دینی و دنیوی زمینی و آسمانی مطالب و مقاصد موجود ہیں۔ ماسوا اس کے اور بھی دعائیں ہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم مختصر اور جامع دعا نمونہ کے طور پر بیان کی ہے۔ لیکن انسان کو چاہیئے کہ موقع اور محل اور ضرورت کو مدنظر رکھ کر جس قدر چاہے۔ عربی میں یا اپنی زبان میں بسط کرے۔ اور کبھی غفلت نہ کرے۔

نماز میں دعا

ایک دفعہ منشی غلام قادر صاحب فصیح نے دوران گفتگو میں کھڑے ہو کر عرض کیا۔ حضور جب امام بالجہر قرأت پڑھتا ہے۔ تو ہم سورۂ فاتحہ سکتوں میں یا جس طرح چاہیں پڑھکر قرآن شریف کے سُننے اور تدبر میں لگ جاتے ہیں۔ لیکن جب امام ظہر کی نماز عصر کی نماز یا ایک رکعت مغرب اور دو رکعت عشاء بالجہر قرأت نہیں پڑھتا۔ اور خاموشی کے ساتھ پڑھتا ہے۔ تو ہم اُلّو کی طرح چپ چاپ کھڑے رہتے ہیں۔ اس میں کسل اور بعض دفعہ اونگھ بھی آجاتی ہے۔ اور جس مطلب کے لئے نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ وہ مطلب فوت ہو جاتا ہے۔ نہ خشوع نہ خضوع نہ تضرع نہ گریہ و زاری۔ آیا ہم اسوقت دعائیں ماثورہ یا اپنی زبان میں دعا کر لیا کریں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چہرۂ مبارک اوپر کیا۔ اور عجیب مؤثر لہجہ میں فرمایا۔ تم کیوں اُلّو کی طرح خاموش رہتے ہو۔ تم بھی اپنی زبان میں یا عربی میں دعائیں کیا کرو۔ نماز تو دعا ہی ہے۔ اگر دعا کے طور پر نہ پڑھی۔ تو کیا نماز ہوئی۔ پھر تو بازیچۂ اطفال ہوگئی۔ نماز ہی ایسی شے ہے۔ جو سب مقاصد پر حاوی ہے۔ ماسوی اللہ سے انقطاع اور تبتل نماز سے ہی ہے۔

ایک ہندو کا ذکر

راقم الحروف کو اس وقت ایک واقعہ یاد آگیا۔ میں ایک ضرورت کے لئے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رخصت ہو کر اپنے وطن قصبہ سرساوہ گیا۔ جب میں اسٹیشن پر اترا۔ تو ایک ہندو اسٹیشن ماسٹر میرے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ آپ قادیان سے آئے ہیں۔ کوئی اخبار رسالہ یا کتاب جناب مرزا صاحب کی ہو۔ تو دکھاؤ۔ مجھے بہت شوق ہے۔ جو اس طرح پیدا ہوا۔ کہ ایک کتاب حقیقت نماز میں نے پڑھی۔ اس میں ایک جُملہ تھا۔ کہ نماز کی غرض خدا کو پانا اور اس کی رضا حاصل کرنا ہے۔ عبادت نماز کوئی چٹی یا تاوان اور ڈنڈ نہیں۔ کسی ملازمت کی ڈیوٹی نہیں۔ کہ بادل خواستہ یا ناخواستہ ادا کرنی پڑے۔ یہ خاص رضاء الٰہی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ نماز انسان کے اپنے فائدہ کے لئے ہی ہے۔ خدا کو اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ مجھے اس ہندو کے یہ بیان کرنے سے بڑی عبرت حاصل ہوئی۔ اور دل پر ایک گہری چوٹ لگی۔ میں نے گو کتاب پہلے پڑھی تھی۔ پھر دوبارہ سہ بارہ پڑھکر لطف بیحد اُٹھایا۔ اور جب نماز کا وقت آتا ہے۔ تو یہ جملہ ایسا سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔ جیسا کہ سپاہی وارنٹ لے کر آتا ہے۔ یہ ذکر میں نے قادیان شریف پہنچکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔ فرمایا۔ اکثر مسلمان محروم القسمت ہیں۔ ہندوؤں میں بعض صاحب دل اور فہیم و ذہین موجود ہیں۔ اب نہیں تو کچھ دنوں کے بعد اصل مقصد کو سمجھیں گے اور اس پر کار بند ہونگے۔

پھر فرمایا۔ فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشھوات۔ ناخلف آدمی نماز کو بیگار سمجھ کر پہلے نماز ترک کرتے ہیں۔ پھر اپنی شہوات امانی کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ بعض طرح طرح کے اوراد و اشغال میں پڑ جاتے ہیں۔ بعض دوسری قسم کی بدعات و خرابات میں منہمک ہو کر قرآن شریف کو چھوڑ کر نماز سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اور عجیب قسم کی ریاضتیں اور مجاہدے کرتے ہیں

طرزِ گفتگو

حضرت اقدس خواہ تقریر کرتے ہوں یا خطبہ پڑھتے ہوں بیٹھے ہوں یا کھڑے ہوں۔ کبھی بھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ کہ سر ہلا کر یا آنکھیں ترچھی ٹیڑھی کر کے یا ہاتھ سے اشارہ کر کے یا اِدھر اُدھر بدن کو ہلا کر بات کرتے ہوں۔ آپ نہایت متانت اور سنجیدگی میں بے حس و حرکت بلا تکلف گفتگو فرماتے۔ اور تصویر کی طرح یا جیسے نماز میں انسان کھڑا ہوتا ہے۔ اور کوئی حرکت نہیں کرتا۔ صرف زبان اور لب جنبش کرتے۔ ہاں بعض وقت کوئی ایسی ضروری بات ہوتی۔ تو ہاتھ کا اشارہ خوبصورتی سے کرتے۔ مثلاً لدھیانہ میں جب دعویٰ مسیح موعود ہونے کا کیا۔ اور وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر تقریر کرتے ہوئے زور دیتے۔ تو اپنا دایاں ہاتھ لمبا کر کے فرماتے۔ کہ امام بخاری نے روایات مختلف مقام کی ایک جگہ کتاب التفسیر میں لکھ کر اپنا مذہب وفات مسیح علیہ السلام ثابت کر دیا۔ اگر بخاری کو ہاتھ دراز کر کے ایک طاق کی طرف جو دس قدم کے فاصلہ پر آپ کی نشست سے تھا۔ اشارہ کر کے فرمایا۔ وہاں رکھا جائے۔ اور ایک لڑکے سے بھی پوچھا جائے۔ تو فوراً بے دھڑک کہہ اُٹھے گا۔ کہ درحقیقت امام بخاریؒ کا یہی مذہب ہے۔ کہ حضرت مسیح بلا شک و شبہ وفات پا گئے۔

(باقی آئندہ یار باقی صحبت باقی)

رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ

(یکم لغایت ۱۵ جولائی)

تبلیغی جلسے

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل مقامات کی جماعتوں نے تبلیغی جلسے منعقد کئے۔ جن میں مبلغین بھیجنے کا انتظام کیا گیا۔ (۱) شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ ۔ ۳۔ ۴ جولائی۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل اور مولوی محمد حسین صاحب نے جلسہ میں تقریریں کیں۔ دوران جلسہ میں غیر احمدی علماء سے مناظرہ بھی ہوا۔ اور اس طرح ایک ہی وقت میں دو تقریبوں کے جمع ہو جانے سے سلسلہ کی صداقت کے متعلق تبلیغ کا خوب موقعہ ملا۔ (۲) انجمن احمدیہ پونچھ کا جلسہ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ جولائی مقرر تھا۔ جس میں شمولیت کے لئے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نامزد کئے جا چکے تھے۔ اور جماعت کو بھی اصرار تھا۔ کہ انہی کو بھیجا جائے۔ لیکن افسوس کہ مولوی صاحب بیمار ہو گئے۔ اس لئے ان کی بجائے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کو بھیجنا پڑا۔ جو ایک مناظرہ کی وجہ سے بجائے ۱۱ جولائی کے ۱۳ جولائی وہاں پہونچے۔ اور جلسہ ۱۳ ۱۴۔ ۱۵ جولائی منعقد ہو کر بخیر و خوبی ختم ہوا۔

مناظرے

(۱) رند ہیر نگل ضلع سیالکوٹ میں ۵۔ ۶ جولائی کو تین زبردست مناظرے علماء اہل سنت والجماعت سے ہوئے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب و مولوی محمد یار صاحب مناظر تھے۔ علماء مخالف نے اپنی اشتعال انگیز تقریروں اور سوقیانہ اعتراضات سے پبلک کو مشتعل کرنا چاہا۔ لیکن پولیس موجود تھی۔ اس لئے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا۔ مناظروں کے بعد جماعت کی اصلاح کے متعلق بھی تقریریں ہوئیں۔ (۲) ۸۔ ۹ جولائی موضع مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں شیعہ اصحاب سے مناظرہ تھا۔ ہماری طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مناظر تھے۔ بعض حنفی علماء نے شیعہ علماء کی امداد کی۔ لیکن صداقت آخر غالب آئی۔ اور اگرچہ مقامی جماعت نے تصفیہ شرائط میں ایک فاش غلطی کی ہوئی تھی۔ تاہم اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت ہمارے مناظرین کے ساتھ رہی۔ اور ایک شخص نے جو بانیان مناظرہ میں سے تھا۔ دوران مناظرہ میں ہی احمدی مناظرین کے دلائل سن کر احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔ (۳) جتوئی ضلع مظفرگڑھ میں علماء اہل سنت والجماعت سے ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ جولائی مناظرہ تھا۔ مرکز سے مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل اور علاقہ لائلپور سے مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل جن کے حلقہ تبلیغ میں یہ مقام شامل ہے۔ ۱۰ جولائی کو پہونچ گئے۔ تصفیہ شرائط میں علماء مخالف نے بہت حیل و حجت کی۔ آخر چار مبحث قرار پائے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے چاروں مناظروں کا سمجھدار اور تعلیم یافتہ طبقہ پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ اور لوگوں نے محسوس کیا۔ کہ ان کے علماء احمدی مناظرین کے دلائل کا جواب دینے سے عاجز و ساکت رہے۔ اس ضلع میں احمدیت کی ترقی اور اشاعت بہت کم ہے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ یہ مناظرہ انشاء اللہ العزیز اس علاقہ میں ترقی کا پیش خیمہ ہو گا۔

مبلغین کی تبلیغی رپورٹیں

(۱) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے علاوہ مدرسہ چٹھہ کے مناظرہ کے یکم جولائی سے ۶ جولائی تک جماعت احمدیہ گولیکی ضلع گجرات کی اصلاح و تربیت کا کام کیا۔ اور مناظرہ مدرسہ چٹھہ سے فراغت حاصل کر کے نظارت بیت المال کی ایک رپورٹ کی بناء پر تشخیص بجٹ فارم کے لئے مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ میں چند روز کام کیا۔ جہاں سے ان کی رپورٹ اگرچہ تاحال نہیں آئی۔ لیکن میں امید کرتا ہوں۔ کہ حسب پروگرام مجوزہ وہ دو ہفتہ کے اندر شیخوپورہ میں تبلیغ و تربیت جماعت کے لئے پہونچ گئے ہونگے۔ (۲) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۱۰ جولائی کو علاقہ سندھ سے واپس آ گئے۔ وہ اب اپنی اہلیہ کی علالت کی وجہ سے ۲۱ جولائی تک رخصت پر ہیں۔ اگر انہیں مزید رخصت کی ضرورت لاحق نہ ہوئی۔ تو اختتام رخصت کے بعد اپنے علاقہ میں واپس جا کر ضلع ہوشیارپور کا بقیہ دورہ ختم کرینگے۔ (۳) مولوی عبدالغفور صاحب نے علاوہ جتوئی ضلع مظفرگڑھ کے مناظرہ کے اپنے حلقہ تبلیغ میں چک ۵۶۵ چک نامدار۔ ڈوگر۔ چک ۵۶۳ اور چک ۵۵۹ ضلع لائلپور کا دورہ کیا۔ چک ۵۶۵ کی جماعت گو ابھی نئی ہے لیکن مولوی صاحب کی رائے اس جماعت کے متعلق بہت اچھی ہے ہر احمدی فرد کو سلسلہ کی خدمت کا شوق ہے۔ چک نامدار میں دو تین غیر مبایع اصحاب ہیں۔ جن سے نبوۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق غیر احمدی اصحاب کے مجمع میں تبادلہ خیالات ہوا۔ جنہوں نے غیر مبایعین کو اسی مجمع میں سرزنش کی۔ کہ مسئلہ نبوۃ مسیح موعودؑ کے متعلق اگر کوئی دلیل تمہارے پاس مرزا صاحب کی کتاب میں سے سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد کی ہے۔ تو پیش کرو۔ ورنہ قادیانی مبلغ حق پر ہے۔ چک ۵۶۵ کی جماعت میں بعض نئے اصحاب داخل ہوئے ہیں۔ جو صاحب اثر ہیں۔ مبلغ کی رائے جماعت احمدیہ چک ۵۶۳ کے متعلق زیادہ خوش کن نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ کو اپنی ان ہمسایہ جماعتوں کا خصوصیت سے خیال رکھنا چاہئے۔ (۴) مولوی محمد حسین صاحب جلسہ و مناظرہ شاہ مسکین سے فارغ ہونے کے بعد اپنے علاقہ ضلع انبالہ میں پہونچ گئے۔ اور ۱۱ جولائی تک جگا دھری۔ نوگانواں۔ کھاروں۔ کشمیر نگر۔ باجرہ ڈوگراں۔ بلاچور۔ چھپر والی۔ عبداللہ پور کا دورہ کر کے پیغام حق پہونچایا۔ جگادھری میں انجمن اسلامیہ کے دو معزز کارکنوں کو تبلیغ سلسلہ کی۔ اور بوڑیہ میں ایک امام مسجد سے ختم نبوۃ پر دلچسپ مناظرہ ہوا۔ (۵) گیانی واحد حسین صاحب سکھوں اور اچھوت اقوام میں تبلیغ کے لئے جماعت احمدیہ چک ۹۹ کی درخواست پر علاقہ سرگودھا میں بھیجے گئے ہیں۔ اور انہوں نے علاقہ کے بعض مقامات کا دورہ ختم کر لیا ہے۔ جہاں سے ان کے کام کے متعلق تعریفی رپورٹیں آ رہی ہیں۔ (۶) مولوی ظہور حسین صاحب علاقہ یوپی میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ لکھنوری میں اگرچہ لیکچروں کا کوئی انتظام نہ ہو سکا۔ تاہم انفرادی طور پر غیر احمدی اصحاب سے مل کر پیغام حق پہونچایا گیا۔ اسی سلسلہ میں بمبئی کے رہنے والے ایک معزز گریجوایٹ اور ایک معزز وکیل سے مذہبی اور سیاسی نقطہ نگاہ سے تبادلہ خیالات کیا۔ اور انہوں نے سلسلہ کی خدمات مذہبی و سیاسی کا اعتراف کیا۔ ڈیرہ دون میں دو تقریریں ہوئیں۔ ایک مسلمان تاجر نے بیان کیا۔ کہ میں پہلے حضرت مرزا صاحب کو بہت برا کہتا اور سمجھتا تھا مگر انہی دنوں میرے تمام بدن

پھوڑے سے نکل آئے۔ جسے میں عذاب الٰہی سمجھا۔ اور حضرت مرزا صاحب کو برا سمجھنے اور کہنے سے توبہ کی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی۔ اب میں جماعت احمدیہ اور اس کے امام کی خدمات کا معترف ہوں۔ اور سلسلہ کی کتب و اخبارات کا مطالعہ رکھتا ہوں۔ (۷) مولوی عبدالرحیم صاحب نیر حیدر آباد سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انفرادی ملاقاتوں اور خط و کتابت کے ذریعہ سے سلسلہ تبلیغ جاری رہتا ہے۔ آریہ سماج کی سرگرمیاں بھی ریاست کے اندر جاری ہیں۔ جن کا اخبارات میں مضمون دیکر۔ خط و کتابت اور نیز ٹریکٹوں کے ذریعہ سے سدباب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہر دو مدارس کی حالت گو اچھی ہے۔ مگر ترقی پر نہیں۔ ایک جگہ ۱۳۵ اور دوسری جگہ ۲۰۰ نفوس اچھوت اقوام میں سے اسلام کی طرف مائل ہیں۔

علاقہ ملکانہ

(۱) سانڈھن میں ہمارے مبلغ تندہی سے کام کر رہے ہیں۔ سکول کی عمارت مبلغین کی مساعی سے پایہ تکمیل تک پہنچ گئی ہے۔ غیر احمدیوں کا سکول بند ہو گیا ہے۔ اور آریوں کا سکول نزع کی حالت میں ہے۔ ہمارے سکول میں طلباء کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تین اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔ جماعت کی تربیت و اصلاح کا بھی خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ (۲) ضلع شاہجہان پور کے دیہات میں مولوی جلال الدین صاحب جو ایک ضعیف العمر مگر جوان ہمت مبلغ ہیں۔ دورہ کر رہے ہیں۔ اس سفر میں انہوں نے ایک کامیاب مناظرہ بھی غیر احمدیوں سے کیا ہے۔

علاقہ سندھ

اس علاقہ میں مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل کی طویل علالت اور پھر بعد میں پنجاب کے اندر ہی تبدیلی ہو جانے کی وجہ سے صرف مولوی محمد مبارک صاحب کام کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب میر مرید احمد صاحب کو بھی عارضی طور پر فی الحال ایک سال کے لئے مبلغ مقرر کر دیا گیا ہے۔ انکی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے ضلع سکھر کے دیہات کا دورہ شروع کر دیا ہے۔

رپورٹس سکرٹریان تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں جو تبلیغی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ (۱) سید محمد لطیف صاحب کلو (برما) سے لکھتے ہیں۔ ایک مسلمان چینی ہیڈ ماسٹر نے کسی رجسٹرڈ انجمن کا شائع کردہ اسلامی لٹریچر طلب کیا تھا۔ میں نے احمدیت یا حقیقی اسلام اور ٹیچنگز آف اسلام کا ایک ایک نسخہ روانہ کر دیا۔ یہ کتب وہاں کی مسلم ایسوسی ایشن کی لائبریری میں رکھی جائینگی اور اس طرح انشاء اللہ وہاں کے مسلمانوں میں تبلیغ احمدیت کا ذریعہ ہونگی۔ (۲) انجمن احمدیہ دہلی نے اپنے خرچ پر تبلیغی ٹریکٹوں کا سلسلہ بعنوان "ظہور امام علیہ السلام" جاری کیا ہے۔ جس کے چھ نمبر شائع ہو کر مفت تقسیم ہو چکے ہیں۔ اور تبلیغ میں مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ ان ٹریکٹوں کی اشاعت سے جماعت میں بیداری اور غیر احمدیوں میں مخالفت کی رو چل گئی ہے۔ جو انشاء اللہ نتائج کے لحاظ سے مفید اور بابرکت ثابت ہو گی۔ (۳) جماعت احمدیہ سکھر کے سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ یہاں اسلام کی تائید اور غیر مذاہب کی تردید میں ہفتہ واری اجلاس میں تقریریں کی جاتی ہیں۔ بعض غیر احمدی آئمہ مساجد اور آریہ لیکچراروں سے مسائل متنازعہ پر کامیاب مناظرے بھی ہو چکے ہیں۔ اور آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایک فقیر جو عربی فارسی اچھی جانتے ہیں جن کا سلسلہ پیری مریدی کا بھی ہے۔ اور جنگل میں رہتے ہیں۔ ان سے برادر سید عباس علی شاہ صاحب نے ملاقات کی اور کہا میں اللہ تعالیٰ کا پیغام لیکر آپ کے پاس آیا ہوں۔ اس کے بعد صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک پُر جوش تقریر انکے سامنے کی۔ تقریر سننے کے بعد انہوں نے کہا۔ میں ایسے واضح دلائل کے بعد اس صداقت کا جو آپ میرے پاس لیکر آئے ہیں۔ انکار نہیں کر سکتا۔ توقع ہے۔ کہ یہ صاحب علانیہ طور پر چند دنوں تک داخل سلسلہ ہو جائیں۔ انجمن کے ریڈنگ روم کے باہر ایک بورڈ آویزاں ہے جس پر روزانہ کبھی کوئی نوٹس کبھی چیلنج مناظرہ کبھی کوئی اطلاع کبھی تبلیغی اشتہار اور کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انعامی چیلنج درج کئے جاتے ہیں۔ اور اسطرح تبلیغ میں خوب مدد مل رہی ہے۔

میں جماعت احمدیہ دہلی اور اس جماعت کی تبلیغی رپورٹ کو تبلیغی سکرٹریوں کے سامنے بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ یہ دونوں جماعتیں قابل تعریف کام کر رہی ہیں۔

ممالک خارجہ

ممالک خارجہ کی رپورٹیں اگرچہ براہ راست الفضل میں موصول ہو کر شائع ہوتی رہی ہیں۔ لیکن بعض ممالک ایسے ہیں۔ کہ جہاں سے الفضل کو براہ راست رپورٹ نہیں آتی۔ اس لئے ایسے ممالک کی موصول شدہ رپورٹوں کا خلاصہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی پندرہ روزہ رپورٹ میں شائع ہوتا رہے گا۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں ڈیٹرائٹ (امریکہ) اور لیگوس (نائیجیریا) سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ جماعت احمدیہ ڈیٹرائیٹ کے سکرٹری اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہم نے ۱۲ ڈالر ماہوار پر ایک وسیع مکان کرایہ پر ہفتہ واری جلسوں کے لئے لیا ہے۔ اور یکم جون سے یہ اجلاس شروع ہو چکے ہیں۔ لیگوس سے امام اجو سے نے ۲۲ اشخاص کے بیعت فارم روانہ کئے ہیں۔ اور لکھا ہے۔ جماعت کے اندر یہ جوش اور احساس پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اسے اپنے چندوں سے مرکز کی امداد ضرور کرنی چاہیئے۔ اور اس کے متعلق ہم کوشش بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

مسلمانان کوٹلی ریاست کشمیر کی درخواست والئے ریاست کی خدمت میں

مسلمانان کوٹلی ریاست کشمیر نے والئے ریاست کی خدمت میں ایک نہایت اہم درخواست بھیجی ہے۔ جو ہمارے پاس برائے اشاعت پہنچی ہے۔ اس میں آریوں کی اشتعال انگیزیوں اور ہندو افسروں کی لاپرواہیوں کا رونا رویا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ حضور مہاراجہ صاحب کشمیر مظلوموں کی دادرسی فرمائینگے۔ اور آریوں کی فتنہ پردازیوں کا سدباب کر کے اپنی رعایا کو پریشانی اور مصائب سے بچائیں گے۔ (ایڈیٹر)

یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ حضور والا اپنی تمام رعایا سے خواہ وہ ہندو ہو۔ یا مسلمان مساوی عدل و انصاف اور مرحمت خسروانہ سے سلوک فرماتے ہیں۔ اور عموماً تمام رعایا اہل اسلام اور خصوصاً مسلمانان کوٹلی وفاداری اور اطاعت سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

یہ امر بھی قابل توجہ حضور والا ہے۔ کہ مسلمانان کوٹلی غریب اور امن پسند ہیں۔ مگر بدقسمتی سے کوٹلی میں اکثر اہلکاران و عہدہ داران ہندو ہیں۔ جن کو موجودہ زمانہ کی رفتار نے مذہبی تعصب سے آلودہ کیا ہوا ہے۔ اور وہ مذہبی تعصب کے جذبہ سے اس قسم کا رویہ اختیار کر رہے ہیں۔ جس کا انجام بدامنی اور بربادی رعایا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ ۴-۵-۶-۷ بیساکھ سمت ۸۶ کو آریہ سماج نے سالانہ جلسہ منعقد کر کے خود ہی مسلمانوں کو مدعو کیا۔ لیکن عین جلسہ میں مسلمانوں کے مقدس پیغمبر اور مقدس مذہب کو گالیاں دیں۔ اور مسلمانوں کو بلا کر ان کا دل دکھایا۔ اس کارروائی کی بنیاد ڈالنے والے لالہ رام ناتھ وکیل۔ بخشی شب سرن۔ وکیل مہاشہ سوہن لعل عرائض نویس۔ دیویداس وغیرہ تھے۔ ان کا یہ خیال تھا۔ کہ مقامی افسر ہندو ہیں۔ اور ہندوؤں کی پارٹی طاقتور ہے۔ لہٰذا وہ جو کچھ بھی چاہیں۔ کر سکتے ہیں۔

چنانچہ اس مدعا کو اس طرح پورا کیا گیا۔ کہ وہ لیکچرار جس کی عادت ہی بانی اسلام کو گالیاں دیکر فساد پھیلانا ہے۔ پلیٹ فارم پر آ گئے۔ پنڈت گوردت اور پنڈت ست دیو نے نہایت سختی کے ساتھ ہمارے رسول کریم صلعم اور اسلام کو گندی گالیاں دیں۔ اور مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکایا۔

ہندوستان کی خبریں

—— شملہ ۔ ۲۲ جولائی ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ مولانا محمد علی نے اسمبلی کے آئندہ انتخاب میں بطور امیدوار کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا ہے ۔

—— پشاور ۔ ۲۲ جولائی ۔ پولیٹیکل قیدیوں کی مشروط رہائی جاری ہے ۔ آج دس قیدی رہا کئے گئے ۔ مزید کی توقع ہے ۔

—— بمبئی ۔ ۲۲ جولائی ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۳۰ جولائی کو بمبئی میں منعقد ہوگا ۔

—— شملہ ۔ ۲۲ جولائی ۔ آج پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے موسم گرما کا مختصر اجلاس اسمبلی چیمبر میں منعقد کیا ۔ سر شہاب الدین صدر تھے ۔ مسٹر صدیقی نے تحریک التوا پیش کی ۔ تاکہ حکومت کے اس عمل پر جس کی رو سے اس نے چودھری افضل حق سابق ایم ۔ ایل ۔ سی کو جیل منسٹروں کی فہرست سے علیحدہ کر دیا ہے بحث و تمحیص کی جا سکے ۔ تحریک التوا پاس ہوئی ۔

—— احمد آباد ۔ ۲۱ جولائی ۔ کاٹھیاواڑ سے ویرا گام کو خود ساختہ نمک لانے کا سلسلہ آگرہ بدستور جاری ہے ۔ اس سلسلہ میں پچاس والنٹیر گرفتار ہو چکے ہیں ۔

—— مدراس ۔ ۲۱ جولائی ۔ سیلم میں شراب کی دکانوں پر پکٹنگ کی وجہ سے دو ہزار آدمی ایک دوکان پر جمع ہو گئے ۔ پولیس نے گولی پر گولی چلائی ۔ جس سے ۵ آدمی زخمی ہوئے اور ۹ مر گئے ۔

—— مدراس ۔ ۲۲ جولائی ۔ مدراس پریذیڈنسی مسلم کانفرنس کی سب کمیٹی نے جسے سائمن رپورٹ کی جانچ کرنے کا اختیار دیا تھا ۔ اپنی رپورٹ میں کمیشن ہذا کی سفارشات کو ناتسلی بخش ، ناکافی اور ناقابل قبول قرار دیا ہے ۔

—— آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے صدر نے جو رپورٹ شائع کی ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلہ میں ۳۰ جون تک ۱۶ ہزار ۳۰۷ کارکن جیلوں میں جا چکے ہیں ۔ پنجاب میں وسط جولائی تک تین ہزار سے زیادہ کارکن گرفتار کئے جا چکے ہیں ۔

—— امرتسر ۔ ۲۱ جولائی ۔ بدیشی کپڑے کا چلنا بند ہو جانے کی وجہ سے کٹرہ اہلووالیاں کے سوداگران پشمینہ غیر معمولی طور پر پریشان نظر آتے ہیں ۔ پشمینہ کے تمام کاریگر مثلاً رنگریز ۔ پچھ گر ۔ رفوگر وغیرہ تمام مسلمان ہیں ۔ کاروبار بند ہو جانے کی وجہ سے یہ بیچارے بھی پریشان ہیں ۔

—— لاہور ۔ ۲۱ جولائی ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ نواب نثار علی خان قزلباش مشرقی پنجاب کے حلقہ کی طرف سے کونسل آف سٹیٹ کی ممبری کے واسطے کھڑے ہونگے ۔

—— میمن سنگھ ۔ ۲۰ جولائی ۔ غفرگاؤں تھانہ میں اس وقت گڑبڑ پیدا ہو گئی جب ۵ سو لٹیروں نے امانیا کے سوداگروں کا جو بہت بڑے مشہور سوداگر ہیں ۔ پچاس ہزار روپیہ کا مال لوٹ لیا ۔ ایس ۔ ڈی ۔ او ۔ پولیس کی جمعیت ساتھ لے کر امانیا میں گیا ۔ مگر اس کے وہاں پہونچنے سے پہلے حملہ آور بھاگ گئے تھے اور کئی مکانات کو نذر آتش کر گئے ۔

—— لاہور ۔ ۲۰ جولائی ۔ افواہ ہے ۔ کہ حکومت پنجاب صوبہ کی تمام کانگریس کمیٹیوں کو مجالس خلاف قانون قرار دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

—— شملہ ۔ ۱۹ جولائی ۔ پریس آرڈیننس کے ماتحت جن اخبارات اور رسالہ جات سے ضمانتیں طلب کی گئی ہیں ۔ ان کی صوبہ وار تفصیل حسب ذیل ہے ۔ بمبئی ۳۵ ۔ پنجاب ۲۵ ۔ دہلی ۲۵ ۔ مدراس ۱۸ ۔ یو ۔ پی ۱۳ ۔ بنگال ۹ ۔ برما ۵ ۔ آسام ۴ ۔ صوبہ سرحد ۲ ۔ سی ۔ پی ۔ ۲ ۔ بہار ۔ ۱ ۔ ان میں سے ۶۳ اخبارات نے تو اپنی اشاعت ہی بند کر دی ۔

—— شملہ ۲۲ جولائی ۔ ۲۷ جنوری ۱۹۲۸ء کو جمرود کے قریب ایک ہوائی جہاز بمباری کی مشق کر رہا تھا ۔ کہ ایک بمب سے ایک فوج کے دس آدمی ہلاک ہو گئے تھے ۔ تحقیقاتی کمیٹی نے ایر فورس کے کمان افسر کا کورٹ مارشل کئے جانے کی رپورٹ کی تھی ۔ لیکن کمان افسر رخصت پر ولایت چلا گیا ۔ اور وہاں آرمی کونسل میں اپیل دائر کر دی ۔ آرمی کونسل نے کورٹ مارشل کا حکم منسوخ کر دیا ۔

—— امرتسر ۔ ۲۲ جولائی ۔ کانگریس والنٹیروں نے مقامی بنکوں کے گوداموں پر تمام دن اور رات پکٹنگ کیا ۔ بنک والوں نے کپڑے کی گانٹھیں پولیس کی حفاظت میں باہر نکالیں ۔ والنٹیروں نے انہیں بزور روکنے کی کوشش کی ۔ اس لئے پولیس نے انہیں منتشر کر دیا ۔ کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ۔

—— شملہ ۔ ۲۱ جولائی ۔ امپیریل کانفرنس میں مہاراجہ بیکانیر ۔ سر محمد شفیع ۔ سر جافری کاربٹ اور سر پدم جی کی معیت میں ہندوستان کی نمائندگی کریں گے ۔

—— مدراس ۔ ۲۱ جولائی ۔ اس وقت ۱۲۷ اشخاص جو سول نافرمانی کے سلسلہ میں ماخوذ تھے ۔ معافی مانگ کر رہائی حاصل کر چکے ہیں ۔

—— لاہور ۔ موضع جاہمن کے جلسہ میں پولیس کے تین رپورٹروں پر حملہ کیا گیا ۔ ایک رپورٹر زخمی ہوا ۔ اگلے دن ایک افسر تفتیش کے لئے گیا ۔ مگر کوئی بھی آدمی گاؤں میں موجود نہ تھا ۔

—— سنگامنر ۔ ۲۳ جولائی ۔ پیگری پہاڑی کی چوٹی پر ہزاروں دیہاتی گھاس کاٹنے کے لئے جمع ہوئے ۔ جو سرکاری افسران وہاں موجود تھے ۔ انہوں نے کوئی مداخلت نہ کی ۔ کئی مراکز پر اجتماعی سول نافرمانی کی گئی ۔ اکولا اور سنگامنر نے گھاس چرانے کی فیس کی ادائگی بند کر دی ہے ۔ چراگاہوں کی نیلامی نہیں ہوئی ۔

—— میرٹھ ۔ ۱۵ جولائی ۔ مقامی لوہار سرائے سے خبر آئی ہے ۔ کہ وہاں کسی نامعلوم شخص نے ایک سب انسپکٹر پولیس کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ۔ اس سلسلہ میں اب تک ۲۴ آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں ۔

—— مہاراجہ بہادر کے حکم سے اخبار "ریاست" دہلی کا داخلہ حدود ریاست جموں و کشمیر میں ممنوع قرار دیدیا گیا ہے ۔

—— ناگپور ۔ ۱۹ جولائی ۔ پریس آرڈیننس کے ماتحت کوشل سماچار (ہندی) سے ایک اخبار جبل پور سے ۵۰۰ روپیہ کی ۔ راجستھان پرنٹنگ پریس اکولہ سے ایک ہزار کی اور کلکتہ کے مشہور ظریف ہندی اخبار "متوالا" سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے ۔

—— رانچی ۔ ۱۸ جولائی ۔ صوبہ بہار کی کونسل نے ایک قرارداد منظور کی تھی ۔ اس پر صوبہ کی حکومت نے اعلان کیا ہے ۔ کہ نستعلیق اردو اور رومن رسم الخط کو پٹنہ ڈویژن کی تمام سول عدالتوں میں تحریری بیانات ..... استغاثوں عرضیوں اور عدالتی پروانہ جات کے لئے عدالت کی ثانوی زبان قرار دیا گیا ہے ۔

—— دہلی ۔ ۲۱ جولائی ۔ سٹوڈنٹس یونین دہلی نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ مقامی کالجوں پر پکٹنگ لگایا جائے ۔

—— پونہ ۔ ۲۳ جولائی ۔ سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکار نے یروڈا جیل کے اندر گاندھی جی کے ساتھ ملاقات کی ۔ چند اخبار نویسوں اور شوقین تماشائیوں کے سوائے جو جیل کے دروازہ کے باہر اس ملاقات کے نتیجہ کی انتظار کر رہے تھے ۔ اور کوئی بات ایسی نہ تھی ۔ جس سے یہ معلوم ہو ۔ کہ کوئی غیر معمولی واقعہ ظہور پذیر ہو رہا ہے ۔ سر تیج بہادر سپرو نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا ۔ کہ ابھی کچھ وقت کے بعد تک میں صلح کی گفت و شنید کے نتیجہ کو ظاہر نہیں کرونگا ۔ آپ نے اور مسٹر جیکار نے گاندھی جی سے چار گھنٹہ تک ملاقات کی ۔ آپ نے مسز سروجنی نیڈو سے بھی ملاقات کی ۔

—— امرتسر ۔ ۲۳ جولائی ۔ کچھ ہفتے ہوئے کہ امرتسر کے بجلی گھر کے آہنی سیف میں سے قریباً گیارہ ہزار روپیہ

گم پایا گیا تھا۔ رام چرن داس خزانچی اس دن سے مفرور تھا۔ اب وہ واپس آ گیا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے روپیہ کی گمشدگی کے متعلق چونکا دینے والے بیان دیئے ہیں ؛

——— امرتسر ۲۳ جولائی۔ شیخ صادق حسن پنجاب کے مشرقی مسلم حلقہ کی طرف سے اسمبلی کی ممبری کے لئے کھڑے ہو رہے ہیں ؛

——— شملہ ۲۲ جولائی۔ آج پنجاب کونسل کے اجلاس میں میاں نور اللہ نے اس مضمون کی قرارداد پیش کی۔ کہ نرخ اجناس بہت گر گیا ہے۔ اس لئے آبیانہ میں ۲۵ فیصدی تخفیف کی جائے۔ قرارداد حکومت اور ہندو پارٹی کی مخالفت سے ۳۶/۱۳ آرا سے مسترد ہو گئی۔ اس کے بعد مسٹر قریشی نے قانون انتقال اراضی پر جو ڈیسٹنل ڈگریوں کے اثرات کے متعلق جو قرارداد پیش کی تھی۔ پیش ہوئی۔ ہندوؤں نے اس کی سخت مخالفت کی۔ وزیر مال نے محرک کو اطمینان دلایا۔ کہ اصلی حالت بحال رکھی جائیگی۔ صاحب صدر نے محرک سے اپیل کی۔ کہ آخری اجلاس کونسل میں خوشگوار فضا قائم رکھنے کے لئے قرارداد واپس لے لی جائے۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے صاحب صدر کے اس خیال پر حیرت کا اظہار کیا۔ اور تقسیم آرا کا مطالبہ کیا۔ تحریک ۳۹/۱۴ آرا سے گر گئی ؛

——— شملہ ۲۲ جولائی۔ سکاؤٹوں۔ خاصہ داروں اور رائل ایئر فورس کی متحدہ کوشش سے وزیرستان میں صورت حالات پہلے سے عمدہ ہو گئی ہے۔ شابی خیل قبیلہ کا ایک پورا جرگہ رزمک پہونچا ہے۔ اور اسنے تصفیہ ہونے تک نیک چلنی کی ضمانت دی ہے۔ ملا گلبین خاموش ہے۔ ایک اور ملا رمضان بعض دوسرے قبیلوں کے ہمراہ سرگرمیاں دکھا رہا ہے۔ اور بکل خیل وزیریوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ افریدیوں کے رضاکاروں کی تعداد جنہیں خلافتی رضاکار کہا جاتا ہے۔ زیادہ بڑھ رہی ہے۔ اس وقت ان کی تعداد سولہ ہزار ہے۔ اورکزئی مسوزئی اور چکنیوں میں بھی تحریک پھیل رہی ہے ؛

——— شملہ ۲۳ جولائی۔ ملک معظم نے اجازت عطا فرمادی ہے۔ کہ آئندہ گول میز کانفرنس قصر سینٹ جیمز میں منعقد ہوگی ؛

——— سری نگر ۲۱ جولائی۔ ایک پارٹی لداخ کو جا رہی تھی۔ سونہ مرگ کے نزدیک یک لخت آسمان سے بجلی گری۔ جس سے تین انگریز اور چھ ہندوستانی جھلس کر مر گئے۔

——— سرینگر ۲۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جے۔ ای۔ سی ویکفیلڈ صاحب فارن اینڈ پولیٹیکل منسٹر کو مہاراجہ بہادر نے وزیر اعظم کے عہدہ پر سرفراز فرمایا ہے ؛

——— شملہ ۲۲ جولائی۔ انڈین ریڈ کراس سوسائٹی برما کے زلزلہ میں مصیبت زدگان کے لئے جو فنڈ جمع کر رہی ہے۔ اس میں چار لاکھ روپیہ اس وقت تک جمع ہو چکا ہے ؛

——— سکندر آباد ۲۳ جولائی۔ حسین ساگر کے تالاب میں کشتیوں کی دوڑ ہو رہی تھی۔ کہ ایک کشتی الٹ گئی۔ اور ایک انگریز میجر اور ایک کپتان غرقاب ہو گئے۔

——— دہلی ۲۳ جولائی۔ چونکہ کانگریس کے پروپیگنڈا کا قرب و جوار کے دیہات میں کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس لئے عدم ادائیگی ٹیکس اور لگان کی مہم ترک کر دی گئی ہے ؛

——— دہلی ۲۳ جولائی۔ ۷۵ سکھوں کا جو جتھہ گوردوارہ سیس گنج کی شورش کے سلسلہ میں یہاں آیا تھا۔ وہ اکھنڈ پاٹھ کے بعد واپس چلا گیا۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا ایک اجلاس ہوا جس میں طے پایا۔ کہ مالی مشکلات کی وجہ سے دہلی میں قانون شکنی کی تحریک نہیں چلائی جا سکتی۔

——— لاہور ۲۳ جولائی۔ والنٹیروں کی کمی کے باعث پکٹنگ کی تحریک کچھ مرسی گئی تھی۔ لیکن آج باہر سے سو اکالیوں کا ایک جتھا آ جانے سے پھر کچھ بیداری پیدا ہو گئی ہے

——— ہانگ کانگ ۲۲ جولائی۔ کل ایک ہندوستانی کنسٹبل پاگل ہو گیا۔ اسلحہ خانہ کا دروازہ توڑ کر اس نے رائفل نکالی۔ اور ایک سارجنٹ کی بیوی کو ہلاک کر دیا۔ اور ایک سنتری کو زخمی کر دیا۔ اس نے ایک مشین گن پر قبضہ کر لیا۔ اور تھانہ سے باہر پولیس پر فائر شروع کر دیئے۔ باہر سے بھی فائر ہوئے۔ اور آخر کار وہ ہلاک ہو گیا ؛

——— لنڈن ۲۲ جولائی۔ یہاں مشہور ہے۔ کہ حکومت ہند ہندوستانی اخبارات میں گول میز کانفرنس کی کارروائی کی اشاعت کے مناسب انتظامات کے متعلق ایک تجویز پر غور کر رہی ہے۔ چونکہ ہر اخبار کے لئے اپنا خاص نمائندہ بھیجنا ناممکن ہوگا۔ اس لئے تجویز کی گئی ہے۔ کہ حکومت ہند اس جرنلسٹ کو مالی امداد دیگی۔ جسے ہندوستانی اخبارات اپنا مشترکہ نمائندہ مقرر کر لیں گے ؛

——— ماسکو ۲۴ جولائی۔ ایم چیچرن نے کمشنر خارجہ کے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا۔ اور ان کی جگہ ایم سٹونیاف کا تقرر عمل میں آیا ہے ؛

——— واشنگٹن ۲۲ جولائی۔ سینٹ نے ۵۸/۹ آرا سے لنڈن کے بحری عہدنامہ کی تصدیق کر دی ؛

ممالک غیر کی خبریں

——— لنڈن ۲۱ جولائی۔ سر فلپ چیٹوڈ نے کل ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم ہندوستان میں مضبوطی سے حکومت کرتے۔ اور اپنا فرض بجا لاتے۔ تو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ ہوتا۔ آپ نے کہا کہ ہمیں یہ بات ظاہر کر دینی چاہئے۔ کہ ہم کو جو بات مناسب ہے۔ وہی کرنی چاہئے۔ ورنہ ہندوستانی فوج اور پولیس کے غیر وفادار ہونے کا احتمال ہے۔ کیونکہ ان میں پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ مگر مجھے یقین ہے۔ کہ ہندوستان میں جو فوج ہے۔ وہ ہر طرح سے وفادار رہیگی ؛

——— ٹوکیو ۲۰ جولائی۔ ناگاساکی بحری طوفان سے جو نقصان پہونچا۔ اس کا اندازہ بہت زیادہ ہے۔ چار ہزار سے زائد مکانات تباہ ہو گئے ہیں۔ تیرہ ہزار کو نقصان پہونچا ہے۔ تین صوبوں میں قیامت خیز آندھی کی شدت غیر معمولی طور پر محسوس کی گئی۔ کوریا میں قیامت بپا ہے۔ سینکڑوں انسان طوفان کی نذر ہو چکے ہیں۔ بیس ہزار سے زیادہ خانماں ویران پھر رہے ہیں۔

——— یروشلم ۲۰ جولائی۔ جمعیت اقوام نے دیوار براق کے متعلق جو کمیشن مقرر کیا تھا۔ اس نے اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ کمیشن کے صدر نے کہا۔ کہ کمیشن کے ارکان اور دیگر اصحاب کی خواہش ہے۔ کہ اس مسئلہ کا رضا کارانہ حل ہو جائے۔ آپ نے تمام جماعتوں کو دعوت دی۔ کہ وہ یکم ستمبر تک اپنی اپنی تجاویز پیش کر دیں۔

——— لنڈن ۲۱ جولائی۔ جریدہ "ڈانگلش مین" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ لارڈ اردن کے جانشین کی بابت خیال آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ گو اس کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ ابھی موصوف کے جانشین کے مسئلہ پر کوئی غور نہیں کیا گیا لیکن پھر بھی لارڈ زیٹلینڈ اور سر ہیمیل کے نام غیر سرکاری حلقوں میں لئے جا رہے ہیں ؛

——— لنڈن ۲۲ جولائی۔ کل گریوسنڈ (کینٹ) کے قریب ایک ہوائی جہاز کو خوفناک حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں مارکویس آف ڈفرن اور سر ایڈورڈ کے علاوہ دو اور معزز مسافر اور دو جہاز ران ہلاک ہو گئے ؛

——— لنڈن ۲۲ جولائی۔ دار العوام میں وزیر ہند نے کہا کہ مسٹر جیکر وغیرہ کی مسٹر گاندھی سے ملاقات کے متعلق اخبارات میں شایع شدہ خبروں میں کوئی اضافہ نہیں کیا جا سکتا ؛

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا)

تاکہ وہ جوش میں آئیں۔ اور فساد ہو۔ اور مسلمانوں سے انتقام لیا جائے۔ بطور نمونہ چند گالیاں نقل کی جاتی ہیں (ہم ان گالیوں کی نقل کرنے سے بھی معذور ہیں)

آریہ سماجیوں کی یہ گالیاں ایسی خطرناک ہیں۔ کہ تمام دنیائے اسلام میں آگ لگ سکتی ہے۔ اور کسی مسلمان کو برداشت کی طاقت نہیں۔ مگر مسلمانوں نے انجمن اسلامیہ کی نمائش کو اور نصیحت کو مان کر صبر کیا۔ اور کوئی حرکت نہ کی

آریہ سماج اور اس کے مددگاروں کی شرارت بدیں وجہ کامیاب ہوئی۔ کہ افسر مقامی سب کے سب ہندو تھے۔ اور جلسہ میں شامل تھے۔ اور باوجود اس کے کہ درخواستوں کے ذریعہ ان کو توجہ دلائی گئی۔ مگر انہوں نے انجمن اسلامیہ اور مسلمانوں کو بیکس جان کر ذرا پروا نہ کی۔ تھانہ اور عدالت میں درخواستیں دی گئیں۔ اور بہت داویلا کیا گیا۔ مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ لیکچر دینے والے جو کہ قابل مواخذہ تھے۔ کوٹلی سے چلے گئے۔ ان کو جانے کے لئے پوری سہولیت دی گئی۔

صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس میرپور کے پاس بھی داویلا کیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تمام ہندو پارٹی اور ہندو افسران کے لحاظ سے انسپکٹر پولیس کے سپرد کاغذات کئے گئے۔ جنہوں نے کوئی منصفانہ تحقیقات نہ کی۔ بلکہ مسلمانوں کو خاموش کرانے کے لئے جو چاہا لکھ دیا۔ بالآخر وزیر وزارت صاحب کے ذریعہ الٹا مسلمانوں کو دھمکایا گیا۔ اور خاموش کرانے کی کوشش کی گئی۔

پس سرکار والا کی منصفانہ حکومت میں کوٹلی کی ہندو پارٹی کی یہ چالبازی نہایت خطرناک ہے۔ کہ وہ جلسہ کر کے مسلمانوں کو بلائیں اور پھر ان کے مذہب اور پیغمبر کو ناپاک گالیاں دیں۔ اور پھر تمام افسر مذہبی جذبات سے مجبور ہو کر واقعات کو پوشیدہ کریں۔ اور الٹا مسلمانوں کو زیر رعب لا کر خاموش رہنے کے لئے مجبور کریں۔

یہ عام واقعات حضور پر اسوقت ظاہر ہونگے۔ جبکہ حضور والا وہ تمام کاغذات اور درخواستیں طلب فرمائیں۔ جو بسلسلہ مذکور وزیر وزارت صاحب کے پاس موصول ہوئیں۔ نیز سرکار والا کسی دیانتدار اور غیر جانبدار افسر کو مقرر فرمائیں۔ تاکہ وہ تمام شہادت لیکر حضور والا کے حضور اصل معاملہ گزارش کرے۔

اس ظالمانہ کارروائی سے مسلمانان کوٹلی و انجمن اسلامیہ کوٹلی سخت تشویش میں ہے۔ اس لئے پوری امید کے ساتھ حضور سرکار والا کے پاس دادخواہ ہوتے ہیں۔ کہ حضور شاہانہ انصاف فرما کر اپنی غریب رعایا کی تسلی فرمائیں۔

(راقم مسلمانان کوٹلی بذریعہ کرم دین ولد پیر بخش کھوکھر)

پاکپٹن میں کانگرس والوں کا تشدد اور اس کا خمیازہ

امسال پاک پٹن میں کانگرس تحریک کے ماتحت اکثر باغیانہ تقریریں ہوتی رہی ہیں۔ اور عوام الناس میں سلطنت برطانیہ کے خلاف نفرت اور حقارت کے جذبات پھیلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ لیکن پاک پٹن کے مسلمان نہ تو کانگرس کے جلسوں میں شریک ہوئے۔ اور نہ ہی کانگرس کے قومی اور انقلابی اور دیگر نعروں میں شامل ہوئے۔ ابتداء میں اگرچہ بعض مسلمان اپنی بے علمی کی وجہ سے پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری پر ہندوؤں کے کہنے پر ہڑتال میں شریک ہو گئے۔ لیکن بعد میں جبکہ خاکسار نے جامع مسجد پاک پٹن میں تقریباً ایک ہزار کے مجمع میں موجودہ کانگرس تحریک کے خلاف تقریر کی۔ تو پھر یوم پشاور کی یادگار میں اور نیز موتی لال جی اور مسٹر طیب جی کی گرفتاریوں پر پاکپٹن میں جو ہڑتالیں ہوئیں۔ ان میں کوئی مسلمان شامل نہ ہوا۔

ہندوستان اور پنجاب کے دیگر مقامات پر جبکہ کانگریس والوں کی پکڑ دھکڑ اور گرفتاریوں کا خوب بازار گرم تھا۔ اسوقت ضلع منٹگمری میں کوئی اکا دکا ہی گرفتار ہوتا تھا۔ لیکن اس ضلع کی سرزمین بھی زبان حال سے یہی مطالبہ کر رہی تھی چنانچہ پاک پٹن کے دو کانگریسیوں کے نام نوٹس زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری جاری ہوئے۔ اور بمقام منٹگمری ان کے مقدمات کی پیشیاں مورخہ ۱۹، ۲۰ر جون مقرر ہوئیں ان تاریخوں پر تخمیناً پانچ سو کے قریب کھدر پوش ہر دو ملزمان کے ہمراہ منٹگمری گئے۔ چند مسلمان بھی ان کے خلاف گواہان استغاثہ کے زمرہ میں شامل تھے۔ ملزمان کے ہمراہ جانے والوں نے گواہان استغاثہ کو اپنے سچے بیانات سے پھیرنے ورغلانے اور انکے ساتھ ساز باز کرنے کے لئے ہر قسم کے حیلوں سے کام لیا۔ منشی خیر محمد صاحب میونسپل کمشنر پاکپٹن کا بیان ملزمان کے خلاف نہ ہوا۔ اس لئے منشی خیر محمد زندہ باد کے نعرے بلند کئے گئے۔ مگر میاں شرف الدین صاحب احمدی اور میاں پیر بخش صاحب صراف اور میاں بہادر علی صاحب کے بیانات استغاثہ کی تائید میں ہوئے۔ یہ بات پاک پٹن کے کھدر پوشوں کے لئے سخت ناگوار تھی۔ اس لئے ان کے خلاف سخت سے سخت آوازے کسے گئے۔ اور منٹگمری سے پاک پٹن کو واپسی پر کھدر پوشوں نے گواہان مذکور کو لاریوں پر سوار نہ ہونے دیا۔ وہ سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع منٹگمری کے پاس گئے۔ جنہوں نے لاری پر سوار کرا کر انہیں پاک پٹن پہنچا دیا۔ کانگریسی ایک زبردست ماتمی جلوس کی شکل میں ان گواہوں پر روتے پیٹتے۔ ان کے گھروں اور دکانوں پر پہنچے وہاں ان کے مکانوں پر ان کی غیر موجودگی میں عورتوں کی طرح سیاپا کیا۔ اور انہیں اور ان کے اہل و عیال کو گندی اور فحش گالیاں دیں۔

غرض اس ماتمی جلوس نے ان کی توہین اور تحقیر اور تنگ کرنے میں کوئی پہلو نہ چھوڑا۔ پھر ہندو مستورات کے ماتمی جلوس نے بھی اسی قسم کی حرکات کیں۔ پولیس میں رپورٹ ہوئی۔ اور شہر میں کانگریسیوں کی گرفتاری کی افواہیں پھیلنی شروع ہوئیں۔ بعض کھدر پوش اور غیر کھدر پوش ہندو صلح صفائی کی طرح ڈالنے لگے۔ بعض حکام کے دروازوں کو دستک دینے میں مشغول ہو گئے۔ بعض کہتے۔ اس مظاہرے میں میں موجود نہ تھا۔ تشدد کانگرس کے اعتقاد کے خلاف ہے۔ یہ تمام کارروائی غیر ذمہ دار شخصوں نے کی ہے۔ کانگریسی اس میں ایک بھی نہ تھا۔ بعض اس واقعہ پر اظہار افسوس کرتے۔ لیکن واقعہ کو کوئی جھٹلا نہ سکتا تھا۔ وہ تو روز روشن میں ہوا تھا۔

آخر ۲۲ر جون ۱۹۳۰ء کی شام کو پاک پٹن کے ۱۶ ہندو گرفتار ہوئے۔ اور ۲۳ر جون کو چھ ہندو اور گرفتار کئے گئے۔ اب بعض ہندو حکام سے صلح کرنے پر بھی آمادہ ہو گئے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ گرفتار شدگان میں سے بعض معافی مانگنے کے لئے بھی تیار ہیں۔

(غلام احمد خان پلیڈر وکیٹ پاک پٹن)

ٹھٹھہ غلام نبی میں جلسہ

۹ر جولائی بوقت ۹ بجے رات جلسہ ہوا۔ خاکسار نے بعثت مسیح موعود علیہ السلام پر مختصر سی تقریر کی۔ اسکے بعد ماسٹر غلام محمد صاحب

طاقت کی بے نظیر دوا

کنارسی رونس:- کنارسی رونس نہایت بیش قیمت کشتوں۔ اور قیمتی ادویات سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہو سکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ نکھارتی ہے۔ دل کو فرحت بخشتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی ہے۔ تمام قسم کی مردانہ کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ایام میں درد۔ کثرت یا قلت حیض۔ حمل نہ ٹھہرنا۔ یا اسقاط ہو جانا۔ بچے کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کے لئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی۔ خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت۔ ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اس کے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانے نزلہ اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ تھکان کو دور کرتی ہے۔ بینائی کو طاقت دیتی ہے۔ قیمت باوجود ان سب خوبیوں کے عہ فی شیشی علاوہ محصول ڈاک۔ تین شیشی صہ چھ شیشی عہ ؎

سرمہ نورانی:- آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ککرے۔ بصارت کی کمزوری۔ آنکھوں کی سرخی۔ دھندہ جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ زخم۔ پانی کا بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت عگر فی تولہ ؎

دلکشا سنون:- دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو۔ اور دانتوں کے ہلنے اور ان کے کیڑوں کے دور کرنے کے لئے اور درد دندان کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی عہ ؎

دلکشا کریم:- منہ ہاتھوں کو نرم کرنے۔ رنگ کو نکھارنے۔ جلد کے پھٹنے۔ دانوں۔ داغوں۔ تلوں اور پھنسیوں کا یونانی علاج ہے۔ قیمت عہ فی ڈبیہ ؎

دلکشا ہیئر آئل:- بالوں کا خیال نہ صرف عورتوں کے لئے ہی ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کے لئے بھی۔ دلکشا ہیئر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت۔ ملائم۔ مضبوط اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ بفہ یعنی سکری کا بھی علاج ہے پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ اور تین شیشی عہ علاوہ محصول ڈاک ؎

دلکشا عطر:- ہمارے کارخانے میں ہر قسم کے عطر نئے طریق پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ عطر کی خوشبو پھولوں کے مشابہ رہے۔ ڈیڑھ روپیہ تولہ سے لیکر ہٹے ر آٹھ روپے تولہ تک ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔ آرڈر بھیج کر خود ہی ہمارے عطروں کا تجربہ کر لیں ؎

فہرست دو پیسے کے ٹکٹ آنے پر بھیجی جاتی ہے ؎

ملنے کا پتہ

مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

وصیت نمبر ۳۲۲۸

میں غلام محی الدین ولد منشی حسین بخش قوم شیخ پیشہ ملازمت سب پوسٹ ماسٹر عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن ڈیرہ بابا نانک ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت صرف حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان سکونتی محلہ چوگان نزد مسجد مرید علی شاہ ڈیرہ بابا نانک میں ہے۔ بالیت کل قیمت اندازاً تین ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد تنخواہ پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ پچھتر روپے ہے۔ میں تاحیات انشاء اللہ اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاوے

مورخہ ۹ العبد:- غلام محی الدین احمدی سب

نیک نام گھڑیاں

ایک گھڑی برسوں کافی | فل جویل لیور گارنٹی شدہ

انصافاً اور اخلاقاً ہماری ذمہ واری

گھڑی خلاف آرڈر پہنچے۔ فوراً واپس کریں تبدیلی معہ خرچ ہمارے ذمہ ہے۔ ہر گھڑی کی درستی ایک سال تک مفت۔ بے احتیاطی باعث نقصان ہوگی۔ اکثر مبلغین و کارکنان سلسلہ احمدیہ نے تجربہ کیا ہے۔ آپ بھی ضرور تجربہ کریں

عہ دستی ۱۵ لائن موٹی کلائی کے لئے کل کیس			رولڈ گولڈ
عہ	۱۲	درمیانی کلائی	چاندی رولڈ گولڈ
عہ	۱۰	پتلی کلائی	
عہ جیبی ۱۶		دس جویل	۱۵ جویل ریڈیم کا ایک روپیہ زیادہ

ٹائم پیس بیک الارم بہت اعلیٰ مہ کم قیمت گھڑیاں بغیر گارنٹی علیحدہ بھیجینگے

المشتہر:- حافظ سخاوت علی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور یوپی

ادویات سفوف کرنیکی مشین

یہ مشین ہر قسم کی خشک دوائیاں اور نمک مرچ مصالحہ میدہ کی مانند باریک کر دیتی ہے۔ حکیم عطار۔ پنساری صاحبان اور گھر کے عام استعمال کے لئے نہایت مفید و کار آمد چیز ہے۔ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں۔ آپ بھی جلدی کریں۔ ورنہ دوسرے چالان کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت فی عدد صرف عہ پیکنگ و محصول ڈاک معاف

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز سوداگران مشینری۔ احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)

تپ دق کا
مجرب سنیاسی نسخہ

دس بارہ سال سے ہزاروں مایوس بیماروں پر تجربہ کی ہوئی دوا ہے حکماء و ڈاکٹروں کے لا علاج مریضوں کو دو ہفتہ میں انشاء اللہ مکمل صحت ہوگی قیمت یعنی اجرت اشتہارات۔ لاگت دوائی فی شیشی جو ایک مریض کی صحت کو کافی ہوگی پانچ روپے ہمیں دوائی کی کمائی ہے۔ گر دولت کی نہیں۔ ثواب کا مطلب ہے

فاروقی سنیاسی احمدی سیالکوٹ (پنجاب)

الفضل میں اشتہار دینے کا بہترین موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیجئے؟